بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَأَنۡتَ خَیۡرُ الۡفَاتِحِیۡنَ (اعراف۔۹۰)

اے ہمارے ربّ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کیساتھ فیصلہ کردے اور تو فیصلہ کرنیوالوں میں سب سے بہتر ہے۔

نشان رحمت یعنی موعود زکی غلام۔۔۔ہی مصلح موعود ہے!!!

جناب عارف محمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

آپ خاکسار کے نام اپنے مورخہ ۱۶ نومبر ۲۰۱۴ء کے جوابی خط میں لکھتے ہیں۔

"i have already proved from the writings of hazrat Ahmad(as) that Mislih mauod is from his physical sons of Hazrat ahmad and Hazrat Mirza Mahmood ahmad(ra) is Muslih mauod.You can have access to my e mails through your Mureeds."

''میں نے پہلے ہی حضرت احمدؑ کی تحریروں میں سے یہ ثابت کردیا ہے کہ مصلح موعود حضرت احمدؑ کے جسمانی لڑکوں میں سے ہے اور حضرت مرزا محمود احمدؓ مصلح موعود ہیں۔آپ نے اپنے مریدوں کے ذریعہ میری ای میلز کو پڑھ لیا ہوگا۔''

خاکسار کا جواب الجواب۔۔۔آپکا وہ مضمون جس میں آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ مصلح موعود حضرت احمدؑ کے جسمانی لڑکوں میں سے ہے اور وہ جناب مرزا محمود احمد صاحب ہیں خاکسار تک نہیں پہنچا۔اور نہ ہی میرے پیروکاروں نے آپکے اس کارنامہ سے مجھے آگاہ فرمایا ہے۔خاکسار آنجناب کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ مصلح موعود حضرت احمدؑ کے زندہ تین جسمانی لڑکوں (محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد) میں سے کوئی نہیں تھا تو پھر آپ یا کوئی اور قادیانی اس حقیقت کو جھٹلا کر کس طرح ثابت کرسکتا ہے کہ جناب مرزا محمود احمد صاحب مصلح موعود تھے؟ یہ جو میں کہتا ہوں کہ نشان رحمت یعنی موعود زکی غلام (مصلح موعود، پسر موعود) حضورؑ کے زندہ لڑکوں میں سے نہیں تھا۔خاکسار اب اسکی تفصیل بیان کرے گا۔جاننا چاہیے کہ سمجھ اُنہیں آیا کرتی ہے جو سمجھنا چاہیں اور ہدایت اُنہیں ملا کرتی ہے جو ہدایت کے متلاشی ہوں۔جو سمجھنا نہ چاہیں اور جنہیں ہدایت کی خواہش نہ ہو تو ایسے لوگوں کو قرآن کریم بھی نہ سمجھا سکتا ہے اور نہ ہی اُنہیں ہدایت دے سکتا ہے۔میں عارف محمد صاحب اور دیگر قارئین سے درخواست کروں گا کہ وہ خاکسار کے اس مضمون کو شروع سے لے کر آخر تک حضرت احمد علیہ السلام کی درج ذیل نصیحت کی روشنی میں پڑھیں۔اگر وہ اس مضمون کو اس طرح پڑھیں گے تو مجھے اُمید ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت اُن سب پر مکمل طور پر عیاں ہوجائے گی۔حضرت احمد علیہ السلام نصیحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہوکر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔اُس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو

مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔‘‘(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

آپ کو واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو ایک نشان رحمت کی بشارت بخشی تھی۔جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔‘‘

(ثانیاً) اور یہ بھی واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے دو (۲) وجودوں کی بشارت کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔’’سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔‘‘

اب اِن دونوں وجودوں (یعنی وجیہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) میں سے وہ کونسا وجود ہے جس کو ملہم نے مصلح موعود فرمایا تھا؟؟؟ پیشگوئی کے الہامی الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ نشان رحمت ہے۔اور یہ الہامی پیشگوئی اولاً اور اصلاً اسی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔اب حل طلب سوال یہ ہے کہ مذکورہ دونوں وجودوں میں سے کونسا وجود نشان رحمت ہے؟ جو وجود نشان رحمت ہوگا اُسے ہی ملہم نے مصلح موعود فرمایا تھا۔ خاکسار آپ کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ مذکورہ دونوں وجودوں میں سے زکی غلام نشان رحمت تھا نہ کہ وجیہ اور پاک لڑکا۔اور خاکسار آپکے اور دیگر قادیانی حضرات کے آگے اسکے ثبوت کے طور پر سورۃ مریم کی آیات ۱۷ تا ۲۲ پیش کرتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔’’وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ○ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ○ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ○ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ○ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ○ ‘‘(مریم۔۱۷ تا ۲۲)

ترجمہ اور کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر جانب مشرق ایک جگہ چلی گئی۔پس اُس نے اپنے اور اِن کے درمیان ایک حجاب حائل کر دیا۔تب ہم نے اُس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اُس نے اُس کیلئے ایک متناسب بشر کا تمثل اختیار کر لیا۔اُس (مریم) نے کہا میں تجھ سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو تقویٰ شعار ہے۔(فرشتہ نے) کہا میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تا کہ میں تجھے ایک زکی (پاک اور نیک) غلام دوں۔(مریم نے) کہا میرے ہاں غلام کہاں سے ہوگا حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا۔اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا بھی نہیں ہوئی۔(فرشتہ نے) کہا اِسی طرح ہے تیرے ربّ نے یہ کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سورۃ مریم کی مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ فرشتہ کے ذریعہ حضرت مریم علیہ السلام کو ایک غُلٰمًا زَكِيًّا یعنی ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی۔اس زکی غلام کو رَحْمَةً مِّنَّا فرما کر اُسے اپنی رحمت کا نشان قرار دیا تھا۔اور اسی زکی غلام کی بشارت کے

سلسلہ میں فرمایا تھا کہ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ (غلام مسیح الزماں۔صفحات ۳۲، ۳۳) کو بھی موسوی مریم کی طرح ایک رحمت کے نشان کی بشارت بخشی تھی۔اور یہ نشان رحمت ہی زکی غلام ہے اور سورۃ مریم کی طرح الہامی پیشگوئی کا اختتام بھی وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا کے الہامی الفاظ پر ہوتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں فرماتا ہے۔

خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں۔کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کیساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔'' (اِشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

اَفادۂ عام اور عارف محمد صاحب کی راہنمائی کیلئے اِلہامی پیشگوئی کا تجزیہ۔۔۔افراد جماعت کو یاد رہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰے ﷺ نے اپنی امت میں امام مہدی کے ظہور اور مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی پیشگوئیاں فرمائی ہوئی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی جو اِلہامی پیشگوئی نازل فرمائی تھی۔یہ اِلہامی پیشگوئی اولاً اور اصلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق تھی لیکن اسی اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو بطور فرع یا بطور ضمنی پیشگوئی ایک لڑکے کی بھی بشارت دی ہے۔واضح رہے کہ یہ اِلہامی پیشگوئی چار حصوں (parts) پر مشتمل ہے جو کہ اس طرح ہیں۔حصہ اوّل یعنی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے زکی غلام (مسیح عیسیٰ ابن مریم) کا بطور نشان رحمت ذکر فرمایا ہے اور پھر اُسے قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان اور فضل اور اِحسان کا نشان فرماتے ہوئے فتح اور ظفر کی کلید قرار دیا ہے۔آگے پھر اللہ تعالیٰ نے اُسکی بعثت کی اغراض ومقاصد بیان فرمائی ہیں وغیرہ وغیرہ۔حصہ دوم میں اللہ تعالیٰ نے وجیہ اور پاک لڑکے اور زکی غلام کی بشارات کا ذکر فرمایا ہے۔حصہ سوم میں اللہ تعالیٰ نے ضمنی الہامی پیشگوئی سے متعلقہ پہلے نشان یعنی مبشر لڑکے کی خصوصیات کا مفصل ذکر فرمایا ہے اور حصہ چہارم میں پھر اللہ تعالیٰ نے زکی غلام (نشان رحمت) کی خصوصیات اور اُسکے مجوزہ کاموں کا ذکر فرمایا ہے۔اب خاکسار ذیل میں اِن چاروں حصوں کا الگ الگ ذکر کرتا ہے۔یہ یاد رکھیں کہ میں نے اس اِلہامی پیشگوئی کا کوئی فقرہ آگے پیچھے نہیں کیا اور نہ ہی یہ حصے میں نے بنائے ہیں بلکہ اِس اِلہامی پیشگوئی کا نزول ہی اسی طرح ہوا تھا۔مجھے تو فقط اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِطلاع دی گئی ہے۔

(۱) حصہ اوّل۔۔۔نشان رحمت یعنی زکی غلام کے متعلق اِلہامی پیشگوئی کا اِبتدائی تعارفی حصہ۔۔''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں۔کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفٰی کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔''

(۲) حصہ دوم۔۔۔اِلہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کی بشارت۔۔''سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔''

(۳) حصہ سوم۔۔۔وجیہ اور پاک لڑکا اور اُسکی صفات کے متعلق اِلہامی پیشگوئی کا حصہ۔۔''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل

ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نوراللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔''

(۴) حصہ چہارم۔۔۔زکی غلام اور اُسکی صفات اور اغراض ومقاصد کے متعلق اِلہامی پیشگوئی کا آخری حصہ۔۔۔''اُس کیساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔''

اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق چند حقائق۔۔۔اب ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے یہ اصل الفاظ ہیں اور اِسی اِلہامی پیشگوئی کو جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔یہ بھی واضح رہے کہ مصلح موعود کی اصطلاح الہامی نہیں ہے بلکہ ملہم نے موعود زکی غلام کو اپنے الفاظ میں یہ لقب دیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اس موعود مصلح کیلئے نشان رحمت اور زکی غلام کے الفاظ استعمال فرمائے ہوئے ہیں۔اِس اِلہامی پیشگوئی کے متعلق حقائق کیا ہیں؟؟اِس الہامی پیشگوئی سے کیا ثابت ہوتا ہے؟؟یہ حقائق درجِ ذیل ہیں:۔

(پہلی حقیقت)۔۔اِس اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو دو(۲) نشانوں یا دو(۲) وجودوں کی بشارات دی گئیں تھیں یعنی ایک نشان کو اللہ تعالیٰ نے وجیہ اور پاک لڑکا قرار دیا ہے اور دوسرے نشان کو اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کا نام دیا ہے۔مثلاً جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(۱) ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا اور (۲) ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔

(دوسری حقیقت)۔۔اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں وجیہہ اور پاک لڑکے کے متعلق بڑی وضاحت کیساتھ یہ فرمادیا ہے کہ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا''البتہ اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی طرح زکی غلام کے متعلق کوئی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کیا ہوگا اور کون ہوگا؟؟لیکن یہ بھی واضح رہے کہ بعدازاں زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بالواسطہ اور حکیمانہ رنگ میں بہت کچھ بتا بھی دیا جس کا ذکر خاکسار بعد میں کرے گا۔

(تیسری حقیقت)۔۔زکی غلام کو ملہم نے اپنا جسمانی لڑکا خیال کرتے ہوئے اِس کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے اور یہ بریکٹ میں

لفظ (لڑکا) اِلہامی لفظ نہیں ہے بلکہ ملہم کا زکی غلام کے متعلق اپنا قیاس اور اِجتہاد ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر یہ دونوں وجود (لڑکا اور زکی غلام) اللہ تعالیٰ کے علم میں اور اُسکی رضا کے مطابق محمدی مریم کے جسمانی لڑکے ہوتے تو اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ زکی غلام کے بعد ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا'' فرمانے کی بجائے فرماتا کہ ''وہ لڑکے تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہونگے''۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ صرف لڑکے کے متعلق فرمادیا کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا''۔

(چوتھی حقیقت)۔۔۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام کو ہی مصلح موعود فرمایا گیا ہے اور اِسکے متعلق پیشگوئی ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ ۔۔۔سے شروع ہوکر۔۔۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔۔۔۔۔اور پھر۔۔۔۔اُس کیساتھ فضل ہے۔۔۔۔۔سے شروع ہوکر۔۔۔۔وَ کَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا'' آخر تک جاتی ہے۔ اِن دونوں وجودوں (لڑکا اور زکی غلام) میں کون مصلح موعود ہے؟ سورۃ مریم اس سلسلہ میں کسی بھی حق کے متلاشی کیلئے بشرط تقویٰ کافی راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ جس کا خاکسار پہلے ذکر کرچکا ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی نشان رحمت، موعود زکی غلام (مصلح موعود) کے حق میں ہے لیکن اِسی الہامی پیشگوئی میں ''وجیہ اور پاک لڑکا'' کی پیشگوئی بھی بطورِ فرع شامل ہے۔

(پانچویں حقیقت)۔۔اِس اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اِس بارے میں قطعاً کوئی خبر نہیں دی ہے کہ یہ ''وجیہ اور پاک لڑکا'' اور یہ ''زکی غلام'' کب پیدا ہونگے؟ اِلہامی پیشگوئی کے الفاظ ہمیں بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اِس معاملہ میں مکمل طور پر لاعلم رکھا تھا۔

(چھٹی حقیقت)۔۔۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی نشان رحمت میں زکی غلام (مصلح موعود) کی پہچان کیلئے اللہ تعالیٰ نے درجِ ذیل اِلہامی الفاظ میں اُسکی علمی، قطعی اور مرکزی علامات بیان فرمائیں ہیں:۔ ''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظۡھَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ۔ مَظۡھَرُ الۡحَقِّ وَالۡعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔''

مجھے اُمید ہے کہ اِلہامی پیشگوئی کے متعلق یہ جو چھ باتیں میں نے بطور حقائق لکھی ہیں جماعت احمدیہ میں کسی بھی صاحب علم وصاحب نظر کو نہ اِن میں کوئی شک ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی اعتراض۔ یہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے متعلق چھ حقائق ہیں جن سے اِنکار ممکن نہیں ہے اور اُمید ہے آپ بھی اِن سے اتفاق کریں گے۔

(ساتویں حقیقت)۔۔اِن چھ (٦) حقائق کے علاوہ ایک ساتویں حقیقت یہ بھی پیش نظر رکھنی چاہیے کہ نشان رحمت (زکی غلام) جس کے متعلق حضورؑ کا یہ اِجتہادی خیال تھا کہ وہ آپ کا جسمانی لڑکا ہوگا۔ اِس اِجتہادی خیال کے مطابق پیدا ہونیوالے مزعومہ جسمانی لڑکے نے بھی حضورؑ کے بقول حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کی بجائے کسی اور پارسا طبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ کے بطن سے پیدا ہونا تھا۔ جیسا کہ حضورؑ کے درج ذیل خط سے ظاہر ہے۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے معاً بعد حضورؑ نے ایک کشف دیکھا تھا۔ ۸ رجون ۱۸۸۶ء کو ایک خط میں اِس کشف کا ذکر فرماتے ہوئے آپؑ حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب سے فرماتے ہیں:۔

’’شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین ،کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔سو اس کا نام بشیر ہوگا۔اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ اِلٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہو گی۔وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔وہی مبارک لڑکا ہے۔کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے ۔اور جب کہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے۔جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیسری شادی ہو جائے۔۔۔۔اِن دنوں میں اِتفاقاً نئی شادی کیلئے دو(۲) شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب اِنکی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلّت ومحتاجگی و بے عزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو اور دوسری کی نسبت اِشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحبِ صورت وصاحبِ سیرت لڑکا (موعود زکی غلام۔ناقل) جس کی بشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ و پارسا طبع سے پیدا ہوسکتا ہے۔واللہ اعلم بالصّواب۔‘‘(تذکرہ صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳ /مکتوب مورخہ ۸ رجون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲۔۱۳)

حضور علیہ السلام کے مذکورہ بالا خط سے درجِ ذیل تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(**اولاً**) آپؑ کا یہ خیال تھا یا آپ کو یہ امید لگی ہوئی تھی کہ خواب میں سبز رنگ کا بڑا پھل نشان رحمت (زکی غلام) آپکا جسمانی بیٹا ہوگا۔

(**ثانیاً**) وہ جسمانی بیٹا حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن میں سے نہیں ہوگا۔

(**ثالثاً**) یہ کہ عنقریب مجھے ایک اور نکاح کرنا پڑے گا اور وہ زکی غلام یعنی مصلح موعود کسی پارسا طبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ میں سے ہوگا۔

حضور علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ نشان رحمت (پسر موعود، روحانی فرزند یا مصلح موعود) نصرت جہاں بیگمؓ کی بجائے کسی تیسری اہلیہ میں سے پیدا ہوگا۔ازاں بعد یہ تیسری شادی [اس ضمن میں مزید تفصیل میرے مضمون نمبر ۲ ۳ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ اور پیشگوئی محمدی بیگم میں پڑھی جاسکتی ہے] تو ہو نہ سکی لیکن یہ زکی غلام یا نشان رحمت (مزعومہ جسمانی لڑکا) حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن میں سے بھی پیدا نہ ہوا اور اسکی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔زکی غلام (مصلح موعود) کی پیدائش کے متعلق ملہم نے ۲۲ رمارچ ۱۸۸۶ء کو اپنے ایک اشتہار میں فرمایا تھا کہ۔۔۔’’لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔‘‘(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۳)

جاننا چاہیے کہ حضورؑ کے درج بالا الفاظ میں وعدہ اِلٰہی سے قطعاً نو(۹) برس کا وعدہ مراد نہیں بلکہ اس سے مراد پیشگوئی مصلح موعود میں کیا

ہوا اِلٰہی وعدہ [میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔۔۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا] مراد ہے۔ اس موعود وجود کے نو (۹) برس میں پیدا ہونے کا خیال حضورؑ کا اپنا ذاتی اِجتہاد تھا۔ اگر یہ موعود زکی غلام (نو (۹) سالہ معیاد میں پیدا ہو گیا ہوتا تو پھر نو سال کے عرصہ یعنی ۲۲ / مارچ ۱۸۹۵ء کے بعد حضورؑ کی وفات تک زکی غلام کی بشارات کا سلسلہ ہرگز جاری نہ رہتا۔ اب تنقیح طلب اَمر یہ ہے کہ یہ موعود زکی غلام (اولاً) حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے (ثانیاً) اور نو (۹) برس کے عرصہ میں پیدا ہوا یا نہیں اِسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

بشیر احمد اوّل کی پیدائش۔۔۔ مورخہ ۷ / اگست ۱۸۸۷ء کے دن بشیر احمد اوّل پیدا ہوئے۔ حضورؑ اِسکے متعلق اپنے اِشتہار بنام ''خوشخبری'' میں فرماتے ہیں۔۔۔ ''اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کیلئے میں نے اشتہار ۸ / اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی اور اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائیگا۔ آج ۱۶ / ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷ / اگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔'' (مجموعہ اِشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۴۱)

آپؑ نے بشیر احمد اوّل کی پیدائش پر اِس لڑکے کو مولود مسعود کا نام دے کر اِسے پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا واضح اشارہ فرما دیا تھا لیکن رضائے الٰہی کے تحت یہ بچہ پندرہ (۱۵) ماہ زندہ رہ کر ۴ / نومبر ۱۸۸۸ء کے دن فوت ہو گیا۔ چنانچہ ۴ / دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضورؑ نے حضرت مولوی نور الدینؓ کو ایک خط لکھا۔ اس میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

''یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔ جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے۔۔ بیس ۲۰ فروری کی پیشگوئی۔۔ دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔ اور پھر بعد میں الہام الٰہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ / مکتوب ۴ / دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵)

اب متذکرہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ بشیر احمد اوّل کی وفات پر حضورؑ سمجھ چکے تھے کہ ۲۰ / فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اب ہمیں حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ سے بخوبی علم ہو گیا ہے کہ مذکورہ الہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کی بشارتیں دی گئیں تھیں۔ اِلہامی پیشگوئی کے اس حصہ۔۔۔ [وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے] کو حضورؑ نے بشر احمد اوّل پر چسپاں فرما کر اُسکے متعلق فرما دیا۔۔ [یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ

مہمان وہی ہوتا ہے جو چندروز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہوجائے۔] درج بالا حضورؑ کے حوالہ کے مطابق۔۔۔آگے آپ ؑ فرماتے ہیں۔۔۔{اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اِشارہ ہے اور آخیر تک اُسکی تعریف ہے۔}

حضورؑ کے فرمان کے مطابق زکی غلام یعنی مصلح موعود کے متعلق جو عبارت یا پیشگوئی ہے وہ اِس فقرہ سے شروع ہوتی ہے۔۔۔۔[اُس کیساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔] (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

ایک وضاحت۔۔۔حضرت احمدؑ نے یہ جو فرمایا ہے کہ۔۔''اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اِشارہ ہے اور آخیر تک اُسکی تعریف ہے۔'' واضح رہے کہ حضورؑ کے فرمانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود یہاں سے شروع ہوتی ہے بلکہ حضورؑ کا مطلب ہے کہ الہامی پیشگوئی میں مصلح موعود سے متعلقہ آخری اور چہارم حصہ جو کہ اُسکی صفات اور اغراض ومقاصد سے متعلق ہے وہ چہارم حصہ یہاں سے شروع ہوتا ہے۔جیسا کہ خاکسار گذشتہ سطور میں ''الہامی پیشگوئی کے تجزیہ'' کے ضمن میں وضاحت کر چکا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود تو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے پہلے فقرے یعنی ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا'' سے ہی شروع ہوجاتی ہے۔

سامعین کرام۔اب ظاہر ہے الہامی پیشگوئی میں دو(۲) وجودوں کا ہی ذکر ہے۔ایک وجیہ اور پاک لڑکا اور دوسرا زکی غلام۔وجیہ اور پاک لڑکا تو بشیر احمد اوّل کی شکل میں پیدا ہوکر پیشگوئی کے الفاظ اور حضورؑ کے فہم کے مطابق دوبارہ آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔اب پیچھے دوسرا وجود یعنی زکی غلام رہ گیا تھا اور اسی کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا اور اِسی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا۔۔۔{اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے}۔بشیر احمد اوّل کی وفات پر حضورؑ نے جو خط حضرت مولوی نورالدینؓ کو لکھا تھا اس سے ثابت ہے کہ۔۔۔''وجیہ اور پاک لڑکا'' سے متعلقہ اِلہامی پیشگوئی کے ضمنی حصے کے مطابق بشیر احمد اوّل پیدا ہوکر اور پھر پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق مہمان کی طرح زندگی گزار کر آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا اور اس طرح مورخہ ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء کو لکھے گئے اپنے خط کے مطابق ۔۔۔حضورؑ خیال فرمارہے ہیں کہ موعود لڑکے سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کا فروعی یا ضمنی حصہ بشیر احمد اوّل کی پیدائش اور موت کے متعلق تھا اور بشیر احمد اوّل کی پیدائش اور موت کے بعد اب یہ حصہ پورا ہوکر ختم ہو چکا ہے۔۔اور اب اِلہامی پیشگوئی کا دوسرا حصہ جو زکی غلام کے متعلق ہے وہ رہ گیا ہے۔لیکن حضور علیہ السلام پر جو مبشر کلام اللہ نازل ہوتا ہے اُسکی روشنی میں یہ معاملہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ اسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے بشیر احمد اوّل کی وفات کے بعد اُسکے مثیل کی خبر اور بشارت دے کر اِلہامی پیشگوئی کے وجیہ اور پاک لڑکے سے متعلقہ فروعی حصے کو (جو ملہم کے فہم کے مطابق پورا ہوکر ختم ہو چکا تھا) آگے بشیر احمد اوّل کے مثیل کی طرف منتقل فرمادیا تھا جیسا کہ حضورؑ کے درج ذیل مبشر اِلہامی کلام سے ظاہر ہے۔

مثیل بشیر احمد اوّل کا وعدہ اور بعد ازاں ایفائے عہد۔۔خاکسار نے ''اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق چند حقائق'' کے ضمن میں دوسری حقیقت یہ بیان کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ''وجیہ اور پاک لڑکا'' کے متعلق بڑی وضاحت کیساتھ فرمایا ہے کہ ''وہ لڑکا

تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا''۔اور جیسا کہ میں پہلے حضورؑ کے الفاظ کے ساتھ یہ ثابت کرآیا ہوں کہ اِلہامی پیشگوئی کے اس حصے کا مصداق بشیر احمد اوّل تھا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی مخفی مقصد کی تکمیل کی خاطر بشیر احمد اوّل کو وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا اور پھر حضورؑ کو اُسی وفات یافتہ بشیر احمد اوّل کے مثیل کی بشارت دیدی۔جیسا کہ حضورؑ سبز اِشتہار میں فرماتے ہیں۔

(الف)''اور خدا تعالیٰ نے اِس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔''(تذکرہ صفحہ ۱۳۱۔مجموعہ اِشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ حاشیہ)

(ب)''ایک اِلہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا۔چنانچہ فرمایا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔جس کی نسبت فرمایا۔کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ۔'(تذکرہ صفحہ ۱۳۱ بحوالہ مکتوب ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ)

اِسی سلسلے میں حضورؑ اپنی کتاب سِرّ الخلافہ میں اِرشاد فرماتے ہیں۔

''اِنَّ لِیْ کَانَ اِبْناً صَغِیْرًا وَّ کَانَ اسْمُہ بَشِیْرًا فَتَوَفّٰہُ اللّٰہُ فِیْ اَیَّامِ الرِّضَاعِ۔وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰثَرُوْا سُبُلَ التَّقْوٰی وَالْاِرْتِیَاعِ فَاُلْھِمْتُ مِنْ رَّبِّیْ۔اِنَّا نَرُدُّہ اِلَیْکَ تَفَضُّلًا عَلَیْکَ۔''(تذکرہ صفحہ ۱۳۰۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۱ بحوالہ سِرّ الخلافہ صفحہ ۵۳ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)ترجمہ۔میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہوگیا۔اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت اِلٰہی کے طریق کو اختیار کرلیا ہو اُنکی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔اِس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اِلہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے(یعنی اُس کا مثیل عطا ہوگا۔سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا کیا)۔

جناب عارف محمد صاحب اور دیگر قارئین کرام۔چنانچہ اِسی بشارت کے تحت اور اسی کے مطابق پھر مثیل بشیر احمد(اوّل)یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد پیدا ہوکر موعود وجیہ اور پاک لڑکا سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے فروعی یا ضمنی حصہ کے مصداق بنے ہیں۔بطور خلیفہ ثانی اُن کا باون(۵۲)سالہ دور خلافت اور اس دوران جماعتی ترقی اُنکے مثیل بشیر احمد اوّل ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔اب سوال رہ جاتا ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے اصل مصداق نشان رحمت یعنی زکی غلام کا۔۔۔اُس کا معاملہ کیا ہے؟؟؟اب خاکسار انشاءاللہ تعالیٰ آگے اس کا ذکر کرے گا۔وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

سبز اشتہار کی حقیقت۔مکرر عرض ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے نزول کے بعد حضورؑ نے دونوں وجودوں(وجیہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام)کو ایک پیشگوئی یا ایک وجود سمجھتے ہوئے اِلہامی پیشگوئی کی اشاعت کے وقت زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا)لکھ دیا تھا۔اور بریکٹ میں لفظ(لڑکا)کے الفاظ حضورؑ کے اپنے اِجتہادی الفاظ ہیں نہ کہ اِلہامی۔اب وجیہ اور پاک لڑکا یعنی بشیر احمد اوّل کی وفات کے بعد بھی حضورؑ زکی غلام کو اپنا لڑکا سمجھنے کے قیاس پر قائم رہتے ہوئے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز اشتہار یعنی حقانی تقریر بر

واقعہ وفاتِ بشیر میں فرماتے ہیں۔

(۱)''اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔''(سبز اشتہار تصنیف یکم دسمبر ۱۸۸۸ء۔روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ حاشیہ)

اسی سبز اشتہار میں آگے جا کر حاشیہ ہی میں حضرت احمد علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۲)''اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسرِ متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے۔اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اوّل جو فوت ہو گیا ہے۔بشیر ثانی کیلئے بطور ارہاص تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔''(ایضاً صفحہ ۴۶۷۔ایضاً صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

سبز اشتہار کے حاشیہ میں مذکورہ بالا دونوں حوالہ جات سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ درج ذیل ہے:۔

[۱]۔۔۔سبز اشتہار کے متذکرہ بالا پہلے حوالے میں حضورؑ نے یہ جو فرمایا ہے کہ !!!!

{خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی}

اس ضمن میں عرض ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بلا شک وشبہ دو(۲) وجودوں کی بشارت دی گئی تھی یعنی ایک وجیہ اور پاک لڑکا اور دوسرا زکی غلام۔زکی غلام جس کیساتھ حضورؑ نے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے اور جسے آپ نے مصلح موعود قرار دیا ہے وہ عملی طور پر حضورؑ کا صلبی یا جسمانی لڑکا ثابت نہیں ہوتا (اِسکی تفصیل بعد میں آئیگی) بلکہ آپکا روحانی فرزند ثابت ہوتا ہے۔ایسے ہی جیسے آپؑ یعنی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی پسر تھے۔لہٰذا حضورؑ کے کلام اور الہام میں تطبیق پیدا کرنے کی خاطر ہمارے لیے اِسکے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ ہم یہ یقین کریں کہ حضورؑ کی دونوں سعید لڑکوں سے مراد ایک جسمانی لڑکا اور دوسرا روحانی لڑکا تھی۔

[۲]۔۔۔اسی حوالے میں حضورؑ نے آگے یہ جو فرمایا ہے کہ''اور اِسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔''الہامی پیشگوئی میں بعد کی یہ عبارت ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے!!۔۔۔{اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔۔وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا تک۔}

الہامی پیشگوئی کے یہ الفاظ یا عبارت دراصل زکی غلام یعنی مصلح موعود کے متعلق ہے۔اور حضورؑ نے یہ جو فرمایا ہے کہ''اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے'' لگتا ہے کہ حضورؑ کے سبز اشتہار میں یہ الفاظ الہامی نہیں بلکہ آپؑ کا ذاتی اجتہاد تھے۔اسکی وجہ یہ ہے کہ بعد ازاں جب یہ دوسرا بشیر یعنی بشیر الدین محمود احمد مورخہ ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوتا ہے تو اس کی پیدائش کے موقعہ پر حضورؑ نے قطعی طور

پر یہ نہیں فرمایا تھا کہ! {یہی لڑکا مصلح موعود ہے}۔اگر تو حضورؑ اس دوسرے بشیر کی پیدائش کے موقعہ پر یہ فرما دیتے کہ! {سبز اشتہار میں میں نے یہ جو فرمایا تھا کہ (''اور اِسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔) اُس کے مطابق قطعی طور پر یہی لڑکا یعنی بشیر ثانی مصلح موعود ہے} تو پھر کوئی حضورؑ کے سبز اشتہار کے مذکورہ بالا فقرہ کو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کیلئے بطور حجت پیش کر سکتا تھا لیکن اگر بشیر ثانی کی پیدائش کے موقعہ پر بذات خود ملہم نے ہی یہ فرما کر کہ! {اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل اِنکشاف کے بعد پھر اِطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔} اپنے سبز اشتہار کے بیان سے رُجوع فرما لیا ہوتو پھر ملہم کے اپنے الفاظ ہی سے ثابت ہو گیا کہ سبز اشتہار کا آپکا بیان ''اور اِسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔'' آپکا صرف ذاتی اجتہاد اور قیاس تھا کوئی الہامی بات نہیں تھی۔

[۳]۔۔۔متذکرہ بالا سبز اشتہار کے حوالہ نمبر ۲ میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ!

''اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسرِ متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔''

اس بات کو کبھی بھولنا نہیں چاہیے اور خاکسار اس کا پہلے بھی ذکر کر چکا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود تو دراصل الہامی پیشگوئی کے پہلے فقرے۔۔۔''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔'' سے ہی شروع ہو جاتی ہے لیکن۔۔''اس کیساتھ فضل ہے جو اُسکے آنے کیساتھ آئے گا۔۔۔سے پیشگوئی مصلح موعود میں مصلح موعود سے متعلقہ آخری یا حصہ چہارم شروع ہوتا ہے۔حضورؑ کی بات بھی بالکل سچ ہے کیونکہ یہ الہامی پیشگوئی نشان رحمت دراصل مصلح موعود (زکی غلام) ہی کے متعلق ہے۔اس عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے بطور فرع ضمنی طور پر موعود لڑکے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے بطور فرع حضورؑ کے صلبی لڑکے کا ذکر کیوں فرمایا ہے؟ تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا اس لیے کیا ہے کیونکہ وہ آئندہ زمانہ میں بالعموم جماعت احمدیہ اور بالخصوص حضورؑ کی صلبی اولاد کی آزمائش کرنا چاہتا تھا۔

[۴]۔۔۔اسی حوالے میں حضورؑ نے مصلح موعود کے بعض الہامی ناموں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔مثلاً فضل، محمود، بشیر ثانی اور فضل عمر مصلح موعود کے الہامی نام ہیں۔اگر حضورؑ نے ان الہامی ناموں میں سے کوئی الہامی نام بطور تفاؤل اپنے کسی لڑکے کا رکھا بھی ہو اور ساتھ یہ بھی فرما دیا ہو کہ! {اس لڑکے کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل اِنکشاف کے بعد پھر اِطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے} تو بھی وہ لڑکا (یعنی بشیر الدین محمود احمد) محض بطور تفاؤل نام رکھے جانے سے نہ ہی فضل عمر اور نہ ہی مصلح موعود بن سکتا ہے، مزید برآں اگر اس (بشیر الدین محمود احمد) کی پیدائش کے بعد حضورؑ نے اس

لڑکے کے متعلق کوئی ایسا انکشاف (یہی لڑکا مصلح موعود ہے) نہ کیا ہو بلکہ جو انکشافات کیے ہوں وہ بشیر الدین محمود احمد کے مصلح موعود ہونے کے برخلاف ہوں تو پھر وہ لڑکا خود بخود یا افراد جماعت کے بنانے سے مصلح موعود کیسے بن سکتا ہے؟؟؟

[۵]۔۔۔یہ بھی واضح رہے کہ اگر بالفرض حضورؑ اپنے کسی لڑکے کا تفاؤل کے طور پر نام رکھنے کے بعد اس لڑکے (یعنی بشیر الدین محمود احمد) کے متعلق اپنی کسی تحریر میں یہ بھی فرما دیتے کہ!!۔۔۔{یہی لڑکا مولود مسعود، مولود موعود یا مصلح موعود ہے}۔۔۔تو پھر حضورؑ پر نازل ہونے والا مبشر الہامی کلام اگر حضورؑ کے اس فرمان کی نفی فرما رہا ہوتا تب بھی ہوشمندی اور عقلمندی کا تقاضا یہ تھا کہ ہم احمدی حضورؑ کے اجتہادی کلام کی بجائے حضورؑ کے الہامی کلام کی پیروی کرتے۔ کیونکہ حضورؑ نے اپنی تحریرات میں بارہا فرمایا ہے کہ میرا کہنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا ایک برابر نہیں ہوسکتا۔ انسانی اجتہاد میں غلطی ممکن ہے لیکن کلام الٰہی میں غلطی ہرگز ممکن نہیں ہوسکتی۔ مثال کے طور آپؑ فرماتے ہیں:۔

(۱)''اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کرلیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الٰہی کا کیا قصور ہوگا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔'' (آسمانی فیصلہ (تصنیف دسمبر ۱۸۹۱ء) روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

ایک اور جگہ پر آپؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۲)''اور یہ کہنا کہ اس لڑکے (بشیر احمد اوّل۔ ناقل) کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے اِلّا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شکاوت اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔'' (حُجّۃُ اللہ (مطبوعہ ۱۸۹۷ء) روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

(۳)۔۔۔''ہاں اگر ہم نے محض اپنے اجتہاد سے یہ خیال کیا ہو کہ شاید یہی لڑکا مردان خدا میں سے ہوگا۔ تو یہ الہام اِلٰہی پر الزام نہیں۔ ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے۔ ہمیں ملزم کرنے کیلئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہوجاتی ہے جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے۔'' (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴۔۱۵۵)

(۴) حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔۔۔''انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ اُنکی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام۔'' (اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۵)

(۵) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔۔''مَا حَدَّثْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ سُبْحَانَهٗ فَهُوَ حَقٌّ وَمَا قُلْتُ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ'' (ترمذی۔ ابواب الصلوٰۃ۔ باب ماجاء فی وصف حدیث نمبر ۱۱۰ الصلوٰۃ) فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَ اُصِيْبُ۔ (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲)''یعنی جو بات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہوں وہ حق ہے مگر جو اسکی تشریح میں اپنی طرف سے کروں اسکے متعلق یاد رکھو کہ میں انسان ہوں۔ کبھی میرا خیال درست ہوگا اور کبھی نادرست۔ اسی طرح لکھا ہے:۔''اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ يَجْتَهِدُ فَيَكُوْنُ خَطَأً۔'' (نبراس

شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲) کہ آنحضرت ﷺ کئی دفعہ اپنی وحی کی تعبیر یا تشریح اپنی طرف سے فرماتے تھے تو بعض دفعہ غلط بھی ہوتی تھی۔'' (احمدیہ پاکٹ بک۔صفحہ ۵۰۷)

(۶) حضورؑ منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔۔۔ ؎ خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

آنحضرت ﷺ اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے متذکرہ بالا اقتباسات اور شعر سے دو نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(اولاً)۔۔معتبر ہونے (authenticity) کے لحاظ سے ملہم کا اجتہادی کلام اور اُس پر نازل ہونیوالا اِلہامی کلام دونوں برابر نہیں ہو سکتے ۔کلام اِلٰہی ہر قسم کی غلطی سے پاک ہوتا ہے جبکہ انبیاءؑ چونکہ بشر ہوتے ہیں لہٰذا اُنکے اپنے کلام میں اجتہادی غلطی واقع ہوسکتی ہے اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

(ثانیاً)۔۔کسی نبی کے اجتہادی کلام اور اسکے الہامی کلام میں اگر کوئی تضاد (contradiction) پیدا ہو جائے تو ہمیں ان دونوں کلاموں میں تطبیق (likening) پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اور اگر ان میں تطبیق پیدا نہ ہو سکے تو پھر ہمیں بہرحال نبی کے الہامی کلام یا وحی کی پیروی کرنی چاہیے۔۔۔آئیں اب ہم دوسرے بشیر یا بشیر ثانی صاحب کی پیدائش کا جائزہ لیتے ہیں۔

دوسرے بشیر یعنی بشیر ثانی صاحب کی پیدائش اور اِشتہار تکمیل تبلیغ۔۔واضح رہے کہ جب یہ دوسرا بشیر یا بشیر ثانی صاحب یعنی مثیل بشیر احمد اوّل پیدا ہوا تو ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کے دن حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار بعنوان تکمیل تبلیغ شائع کیا۔آپ علیہ السلام اس اشتہار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

''آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ر جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

اب حضورؑ کے مذکورہ الفاظ سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ سبز اشتہار میں حضورؑ نے یہ جو فرمایا تھا کہ ''اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔'' الہامی نہیں تھی بلکہ آپؑ کا محض اجتہاد تھا۔اگر یہ الفاظ الہامی ہوتے تو حضور اپنے سبز اشتہار کے بیان سے رُجوع نہ فرماتے بلکہ مثیل بشیر احمد اوّل (بشیر الدین محمود احمد) کی پیدائش پر فرماتے کہ ''قطعی طور پر یہی لڑکا مولود مسعود یا مصلح موعود ہے''۔لیکن حضورؑ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ ''ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے''۔مزید یہ بھی فرمایا کہ اس کا ''نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔''

میرا یہ چیلنج ہے۔۔۔کہ حضورؑ نے اسکے بعد مرزا بشیر الدین محمود کے متعلق کسی جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ لڑکا مولود مسعود یا مصلح موعود ہے۔اور

اگر کوئی ایسا ثابت کر دے تو میں اُسے منہ مانگی انعامی رقم دینے کیلئے تیار ہوں۔ اگر کوئی ہے تو وہ میدان میں آئے؟؟؟

قادیانی مولویوں کی عجیب جعلسازی۔۔۔نظام جماعت کی نگرانی میں جو تذکرہ شائع کیا گیا اس میں کسی مراعات یافتہ مرتب صاحب نے افرادِ جماعت کو عجیب دھوکہ دیا ہے۔ وہ تذکرہ میں سبز اشتہار کے یہ دونوں حوالے جو کہ میں پیچھے درج کر آیا ہوں نقل کر کے نیچے حاشیہ میں پہلے اشتہار تکمیل تبلیغ کی حاشیہ والی عبارت درج کرتا ہے کہ۔۔۔

''خدائے عزّوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء واشتہار دسمبر ۱۸۸۸ء (سبز اشتہار۔ناقل) میں درج ہے اپنے لطف وکرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ر جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎ اے فخر رُسل قرب تو معلوم شد ۔ دیر آمدۂ زِ راہِ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئیگا۔'' (تذکرہ۔صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳)

[نوٹ]۔ میں نے عمداً اختصار کی بجائے تذکرہ میں درج کردہ پوری تحریر نقل کی ہے تا کسی کے ذہن میں یہ خیال نہ گزرے کہ شاید چھوڑی گئی تحریر سے کچھ اور ثابت ہوتا ہو۔ اور پھر اس پر مرتب صاحب یوں تبصرہ کرتے ہیں:۔

''اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ کو ہی قرار دیا اور تفاؤل کے طور پر نام بھی بشیر الدین محمود رکھا مگر کامل انکشاف کے بعد صحیح اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔'' (تذکرہ۔صفحہ ۱۳۳ حاشیہ)

عجیب قسم کا تضاد۔۔۔میں یہاں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ مرتب تذکرہ صاحب کے ان الفاظ میں ہی تضاد ہے۔ اسکے یہ دونوں دعاوی ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ وہ اس طرح کہ اگر خلیفہ ثانی صاحب کی پیدائش کے موقعہ پر حضورؑ نے انہیں مصلح موعود قرار دے دیا تھا تو پھر آپؑ کو یہ نہیں فرمانا چاہیے تھا کہ ''اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔'' اور اگر آپؑ نے یہ فرمایا ہے کہ ''اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔'' تو اس کا صاف مطلب ہے کہ آپؑ نے دوسرے بشیر یعنی بشیر ثانی صاحب کی پیدائش کے موقعہ پر اُنہیں مصلح موعود قرار نہیں دیا تھا بلکہ محض تفاؤل کے طور پر نام رکھا تھا۔۔وبس۔ اب دیکھتے ہیں کہ مرتب تذکرہ صاحب اس جھوٹ کو سچ بنانے کی

خاطر آگے مزید کیا کیا جھوٹ بولتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں کہ:۔

''سوحضور علیہ السلام ایفائے عہد فرماتے ہیں اوراس امر کے متعلق مختلف کتب میں اطلاع دیتے ہیں۔'' (تذکرہ۔ایضاً۔ایڈیشن چہارم)

اپنی اس تحریر میں مرتب تذکرہ صاحب فرمارہے ہیں کہ حضورؑ نے اشتہار تکمیل تبلیغ کے بعد اپنی دیگر کتب میں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے مصلح موعود ہونے کے متعلق کامل انکشاف کا ایفائے عہد فرمایا ہے اوراس مقصد کیلئے وہ حضورؑ کی مختلف کتب سے درج ذیل تین حوالے پیش کرتے ہیں۔ان حوالوں کی پڑتال سے پہلے آئیں چند اصولی باتیں طے کر لیتے ہیں۔

کامل انکشاف کے حوالہ سے چند اصولی باتیں۔۔وہ اس طرح کہ۔۔۔

(اولاً) اگر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ اپنے کسی لڑکے کی پیدائش کے موقعہ پر یہ فرماتے ہیں کہ یہ لڑکا مولود مسعود ہے تو ہمیں یقین کرنا پڑے گا کہ حضورؑ نے اس لڑکے کے متعلق مصلح موعود (پسر موعود) ہونے کا ایک واضح اشارہ دے دیا ہے لیکن اُسے مصلح موعود قرار نہیں دیا۔

(ثانیاً) اگر حضورؑ نے اپنے کسی لڑکے کی پیدائش کے موقعہ پر یہ فرمایا ہو کہ یہ وہ لڑکا ہے ''اس کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی۔'' تب بھی ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہونگے کہ آپؑ نے اس لڑکے کے متعلق مصلح موعود ہونے کا ایک واضح اشارہ فرمادیا ہے کیونکہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود ہی کے متعلق ہے۔

(ثالثاً) اگر حضورؑ نے اپنے کسی لڑکے کی پیدائش کے موقعہ پر اُسکے متعلق یہ فرمایا ہو کہ یہ لڑکا تین کو چار کرنیوالا ہے۔تو بھی ہم یہ سمجھیں گے کہ حضورؑ نے اس لڑکے کے متعلق مصلح موعود ہونے کا ایک واضح اشارہ فرمایا ہے کیونکہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں مصلح موعود کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ ''تین کو چار کرنیوالا'' ہوگا۔

(رابعاً) لیکن اگر حضورؑ نے اپنے کسی لڑکے کی پیدائش کے موقعہ پر یہ تینوں اِشارے فرمادیئے ہوں تو ہم یہ یقین کر لینے میں قطعی طور پر حق بجانب ہونگے کہ آپؑ نے اس لڑکے کے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کامل انکشاف فرمادیا ہے۔اب ذیل میں مرتب تذکرہ صاحب کے تینوں حوالوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں جن میں بقول مرتب صاحب حضورؑ نے مرزا محمود کے مصلح موعود ہونے کا واضح انکشاف فرمایا ہے۔مرتب تذکرہ صاحب ضمیمہ انجام آتھم سے پہلا حوالہ یہ پیش کرتے ہیں:۔

(الف) ''محمود جو بڑا لڑکا ہے اسکی پیدائش کی نسبت اِس سبز اِشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔(روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۹ بحوالہ ضمیمہ انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء)'' (تذکرہ صفحہ ۱۳۳ حاشیہ ایڈیشن چہارم)

قارئین کرام۔سبز اشتہار میں حضورؑ نے ایک لڑکے کے متعلق ایک پیشگوئی کا ذکر فرما کر کہا تھا ''کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جسکا دوسرا نام محمود بھی ہوگا''۔سو یاد رہے کہ نہ حضورؑ نے اس لڑکے محمود کی پیدائش کے موقعہ پر اسے مصلح موعود قرار دیا تھا اور نہ ہی اس پیش کردہ مذکورہ بالا حوالے میں اُسے مصلح موعود قرار دیا ہے۔صرف ایک لڑکے کے متعلق اپنی ایک سابقہ پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔۔وبس۔

میں یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب اور ضروری سمجھتا ہوں کہ حضورؑ کا ہر لڑکا آپکی پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوا تھا اور حضورؑ نے اپنے ان لڑکوں کی پیدائش کا نشان کے طور پر اپنی کئی کتابوں میں ذکر فرمایا ہے۔ محمود کے متعلق جو ماضی میں ایک پیشگوئی کی گئی تھی متذکرہ بالا حوالہ میں اسی پیشگوئی کے مطابق محمود کے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اس حوالہ میں حضورؑ نے محمود کے متعلق نہ تو ''مولود مسعود'' ہونے کا کوئی اشارہ دیا ہے اور نہ ہی اُسکے متعلق یہ اشارہ کیا ہے کہ ''اِسکی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی''۔ اور نہ ہی اِسکے متعلق ''تین کو چار کرنیوالے'' کا اشارہ کیا ہے۔۔

یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ مرتب تذکرہ صاحب نے قادیانی جماعت کے مؤقف کے مطابق حضورؑ کا یہ حوالہ مرزا محمود احمد کے مصلح موعود ہونے کے کامل انکشاف کے ایفائے عہد کے طور پر پیش کیا ہے جبکہ اس حوالہ میں حضورؑ نے مرزا محمود احمد کے متعلق مصلح موعود ہونے کا کوئی ایک اِشارہ تک بھی نہیں کیا۔ ہم احمدی بہت سادہ واقع ہوئے ہیں۔ ہم نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی کسی کتاب کو کبھی پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ قادیانی جماعت کے یہ مولوی حضورؑ کے نمائندے ہیں۔ لہٰذا یہ نمائندے جو فرما رہے ہیں وہ سچ ہی ہوگا۔ جب کہ امر واقع یہ ہے کہ حضورؑ کی جماعت کے یہ محافظ ہی مہذب ڈاکو بن چکے ہیں۔ یہ اس جماعت کے نمائندے نہیں جس کی حضور علیہ السلام نے غلبہ اسلام کیلئے تخم ریزی فرمائی تھی بلکہ یہ اپنے اپنے مفادات کے علاوہ اُس قادیانی نظام کے نمائندے ہیں جو کہ صرف مرزا محمود احمد کے خاندانی مفادات کے تحفظ اور تسلسل کیلئے بنایا گیا ہے۔ خاکسار مزید وضاحت اور تسلی کیلئے اور اِس جھوٹ کے مکمل طشت از بام کرنے کیلئے یہی حوالہ ذیل میں اِسکے سیاق وسباق کے ساتھ درج کر رہا ہے۔ اس سے یہ مضمون ذرا طویل تو ہو جائیگا لیکن ایک متلاشی حق کیلئے قادیانی جماعت کے مولویوں کی اس فریب کاری کو سمجھنے میں کوئی اِشتباہ نہیں رہے گا۔ حضورؑ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں:۔

''پھر ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۹۶ء (نوٹ۔ کتابت کی غلطی کی وجہ سے ۱۸۸۶ء کی بجائے ۱۸۹۶ء لکھا گیا ہے۔ ناقل) میں شائع ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اُس وقت اِن تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کیے ہیں جو تینوں موجود ہیں صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اب دیکھو یہ کیسا بزرگ نشان ہے۔ کیا انسان کے اختیار میں ہے کہ اوّل اِفتراء کے طور پر تین یا چار لڑکوں کی خبر دے اور پھر وہ پیدا بھی ہو جائیں۔

پھر ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے جو موجود ہیں۔ ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے اسکے آنے کی خبر دی گئی ہے چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا (لڑکا نہ کہ مصلح موعود۔ ناقل) ہے اسکی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا۔ جو رسالہ کی طرح کئی ورقوں کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔ اور بشیر جو درمیانی لڑکا ہے اسکی خبر ایک سفید اشتہار میں موجود ہے جو سبز اشتہار کے تین سال بعد شائع کیا گیا تھا اور شریف جو سب سے چھوٹا لڑکا ہے اسکے تولّد کی نسبت پیشگوئی ضیاء الحق اور انوار الاسلام میں موجود ہے اب دیکھو کہ کیا یہ خدائے عالم الغیب کا نشان نہیں ہے کہ ہر ایک بشارت کے وقت میں قبل از وقت

وہ بشارت دیتا رہا۔‘‘(ضمیمہ انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۲۹۸ تا ۲۹۹)

عارف محمد صاحب اور دیگر قارئین کرام۔اب اس حوالے میں یا اسکے سیاق وسباق میں حضورؑ نے مرزا محمود کو کہاں مصلح موعود یا پسر موعود قرار دیا ہے۔ مصلح موعود یا پسر موعود قرار دینا تو درکنار حضورؑ نے تو اِسکے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی اشارہ تک بھی نہیں کیا بلکہ اگر خبر دی ہے تو ’’تین کو چار کرنیوالے‘‘ جو کہ مصلح موعود ہے کے انتظار کی خبر دی ہے۔۔قارئین کے آگے سب کچھ حاضر ہے وہ خود فیصلہ کرلیں۔

مرزا محمود احمد کے مصلح موعود ہونے کے کامل انکشاف کے ایفائے عہد کیلئے مرتب تذکرہ صاحب حضورؑ کا جو دوسرا حوالہ پیش کرتے ہیں۔وہ حضورؑ کی کتاب سراج منیر سے درج ذیل ہے:۔

(ب) ’’پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اسکا نام محمود رکھا جائے گا۔اور اس پیشگوئی کی اشاعت کیلئے سبز ورق کے اشتہار شائع کیے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی معیاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔(سراجِ منیر صفحہ ۳۱ مطبوعہ ۱۸۹۷ء۔روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶)

‘‘(تذکرہ صفحہ ۱۳۳ حاشیہ۔ایڈیشن چہارم)

سیاق وسباق کے لحاظ سے اس حوالے سے پہلے حضورؑ نے سید احمد خان کے متعلق ایک پیشگوئی تحریر فرمائی ہوئی ہے جبکہ اس حوالے کے بعد شریف احمد کی پیدائش کے متعلق اپنی ایک سابقہ پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔ان کا لکھنا اگرچہ موجب طوالت ہے لیکن پھر بھی بغرضِ اطمینان لکھتا ہوں:۔

’’چوتھی پیشگوئی سید احمد خان کے سی ایس آئی کی نسبت خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اشتہار یکم فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی کہ ان کو کوئی سخت صدمہ پہنچنے والا ہے۔اب سید احمد خان صاحب کو پوچھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی کے بعد آپکو کوئی ایسا سخت صدمہ پہنچا ہے یا نہیں جو معمولی ہم وغم نہ ہو بلکہ وہ اَمر ہو جو جان کو زیروزبر کرنیوالا ہو۔

پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے (صرف لڑکے نہ کہ مصلح موعود یا پسر موعود۔ناقل) محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔اور اس پیشگوئی کی اشاعت کیلئے سبز ورق کے اشتہار شائع کیے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔چنانچہ وہ لڑکا نہ کہ (لڑکا نہ کہ مصلح موعود یا پسر موعود) پیشگوئی کی معیاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔

چھٹی پیشگوئی۔شریف احمد کے بارے میں جو میرا تیسرا لڑکا ہے کی گئی تھی۔اور رسالہ نورالحق میں پیش از وقت خوب شائع ہوگئی تھی۔چنانچہ اسکے موافق لڑکا پیدا ہوا۔جو اب خدا کے فضل سے چند روز تک دوسرے سال کو ختم کرنیوالا ہے۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶ بحوالہ سراجِ منیر مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

جناب عارف محمد صاحب اور دیگر قارئین کرام۔اس حوالے میں بھی بمع سیاق وسباق حضورؑ نے محمود احمد کے متعلق کہاں یہ فرمایا ہے کہ وہ مصلح موعود یا پسر موعود ہے یا اِسکے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی ایک اشارہ بھی کیا ہو۔۔قاری خود دیکھ لے۔

مرزا محمود احمد صاحب کے مصلح موعود (پسر موعود) ہونے کے کامل انکشاف کے ایفائے عہد کیلئے مرتب تذکرہ صاحب حضورؑ کا تیسرا حوالہ آپؑ کی کتاب تریاق القلوب سے پیش کرتے ہیں جو کہ درج ذیل ہے:۔

(ج) ''محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔ اسکے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا ۔۔۔۔۔ پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی ۔۔۔۔۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ر جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۴۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۹)''

(تذکرہ صفحہ ۱۳۳ حاشیہ۔ ایڈیشن چہارم)

جناب عارف محمد صاحب اور دیگر قارئین کرام۔ اب اس حوالہ میں بھی مرزا محمود احمد صاحب کے متعلق اسکے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی ایک اشارہ تک بھی موجود نہیں ہے۔ یہ حوالہ بھی ذیل میں سیاق وسباق کیساتھ لکھ رہا ہوں۔

''اور ان چاروں لڑکوں کے پیدا ہونے کی نسبت پیشگوئی کی تاریخ اور پھر پیدا ہونے کے وقت پیدائش کی تاریخ یہ ہے کہ محمود جو میرا بڑا بیٹا (صرف بیٹا نہ کہ مصلح موعود یا پسر موعود۔ ناقل) ہے۔ اسکے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونیوالے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہونگے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہونگے۔ پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بیخبر ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ر جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اسکے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے۔ جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اسکے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے ؎

اے فخر رُسل قرب تو معلوم شد ۔ دیر آمدہ زِراہِ دور آمدہ۔'' (تریاق القلوب صفحہ ۴۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۹)

اب میں قارئین کرام سے پوچھتا ہوں کہ مندرجہ بالا حوالہ کے سیاق وسباق میں بھی حضورؑ نے کیا کوئی ایسا اشارہ فرمایا ہے جس سے مرزا محمود کے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی عندیہ ملتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ لیکن تذکرہ کے مرتب صاحب نے تقویٰ کی بجائے محمود اور اسکے ہمنواؤں کو خوش کرنے اور ساتھ ہی اپنے دنیوی مفادات کے تحفظ اور انکے سرسبز کرنے کیلئے سبز اشتہار کا حوالہ دے کر وہ مؤقف اختیار کیا ہے جس کا حقیقت اور سچائی سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ایسے ہی دجل کے متعلق حضرت احمد علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اور تجھے معلوم ہو کہ ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اُٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے۔ تا راہ چھپ جائے۔ اور اِستفادہ کا

طریق بند ہوجاوے۔اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہوجاوے۔پس ظالم اِسکو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلاوے اور جرأت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے۔کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کیمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے معنوں کی طرف لے جائے۔حالانکہ اسکے فعل کیلئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو۔اور پھر اس بناء پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اسکے کچھ نہیں۔پس جو شخص فکر کرسکتا ہے اس میں فکر کرے۔'' (نورالحق حصہ اوّل (عربی)۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹)

جناب عارف محمد صاحب۔۔مجھے امید ہے کہ مندرجہ بالا بحث کے نتیجے میں آپکی اور بطور خاص اُن لوگوں (جو سبز اشتہار میں مذکورہ دونوں حوالہ جات کی روشنی میں خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود یا پسر موعود بنانے کیلئے دلیل پکڑتے ہیں) کی غلط فہمی بھی دور ہوگئی ہوگی اور اُنکی تسلی بھی ہوگئی ہوگی۔وَھُوَالْمُرَادُ

جناب عارف محمد صاحب۔حضرت احمدؑ نے مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پیدائش کے موقعہ پر یہ جو فرمایا تھا کہ۔۔۔''اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔'' مرتب تذکرہ صاحب نے مصلح موعود یا پسر موعود کے سلسلہ میں حضورؑ کے کامل انکشاف کے ایفائے عہد کے سلسلہ میں ضمیمہ انجام آتھم، سراج منیر اور تریاق القلوب کے جو تین اقتباسات پیش کیے ہیں۔خاکسار ان تینوں اقتباسات کے سلسلہ میں ثابت کر چکا ہے کہ حضورؑ نے اِن تینوں اقتباسات میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بارے میں اُسکے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی اشارہ تک بھی نہیں کیا ہے۔قادیانی جماعت کے مولوی حضرات مصلح موعود یا پسر موعود کے سلسلہ میں حضورؑ کے کامل انکشاف کے ایفائے عہد کے سلسلہ میں حقیقۃ الوحی کا بھی ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔اب تنقیح طلب اُمر کی وضاحت اور بطور خاص جناب ندیم صاحب کی تسلی کیلئے میں اس اقتباس کو بھی یہاں درج کرتا ہوں۔حضورؑ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔

(د)''ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا (بشیر احمد اوّل۔ناقل) فوت ہوگیا تو نادان مولویوں اور انکے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اسکے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار ان کو کہا گیا کہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہونگے۔پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہوجاتا۔تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے (صرف لڑکے نہ کہ مصلح موعود یا پسر موعود۔ناقل) کی مجھے بشارت دی۔چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُسکے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا (صرف لڑکا نہ کہ مصلح موعود یا پسر موعود۔ناقل) پیدا ہوا۔جس کا

نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے‘‘ (حقیقۃ الوحی۔ رخ جلد ۲۲ صفحات ۳۷۳ تا ۳۷۴)

(۱) جناب ندیم صاحب سے گذارش ہے اور جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ چونکہ حضورؑ کے سارے لڑکوں کی پیدائش پیشگوئیوں کے مطابق بطور نشان ہوئی تھی لہٰذا آپؑ نے اپنی سچائی کے اثبات کیلئے اپنے سارے لڑکوں کی پیدائش کا بطور نشان اپنی مختلف کتابوں میں ذکر فرمایا ہوا ہے۔ مثلاً۔ ضمیمہ انجام آتھم، سراج منیر، تریاق القلوب اور حقیقۃ الوحی وغیرہ وغیرہ۔

(۲) خاکسار جناب ندیم صاحب سے پوچھتا ہے کہ حضورؑ نے حقیقۃ الوحی کے مذکورہ بالا اقتباس میں مرزا محمود احمد صاحب کو کہاں مصلح موعود یا پسر موعود قرار دیا ہے؟؟ محمود نامی اپنے ایک لڑکے کی پیدائش سے متعلق اپنی ایک سابقہ پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے اور بس۔ اگر حقیقۃ الوحی کے اس حوالہ سے جناب مرزا محمود احمد صاحب کی پیدائش کا بطور نشان ذکر کرنے سے وہ مصلح موعود (پسر موعود) ثابت ہو جاتے ہیں تو پھر اسی کتاب کے صفحات ۲۲۷ اور ۲۲۸ پر حضورؑ نے اپنے چاروں لڑکوں (محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد اور مبارک احمد) کی پیدائشوں کا اپنی سچائی کے اثبات کیلئے بطور نشان ذکر فرمایا ہے۔ اس طرح تو پھر ہمیں چاہیے کہ صرف ایک محمود احمد کو نہیں بلکہ حضورؑ کے مذکورہ چاروں لڑکوں کو ہم مصلح موعود (پسر موعود) تسلیم کر لیں۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ حضورؑ نے اپنی مختلف کتابوں میں اپنی سچائی کے اثبات کیلئے اپنے سارے لڑکوں کی پیدائش کا بطور نشان ذکر فرمایا ہے۔ اِن تمام کتابوں میں سوائے تریاق القلوب (جس میں حضورؑ نے اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق بڑی وضاحت کیساتھ اُسکے پسر موعود اور مصلح موعود ہونے کا ذکر فرمایا ہے اور خاکسار اِسکا ذکر آئندہ صفحات میں کرے گا) کسی کتاب میں اپنے کسی لڑکے کے متعلق بھی حضورؑ نے اُسکے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا ہلکا سا بھی اشارہ نہیں کیا ہے۔ ۱۸۹۴ء تک بھی ملہم نے اپنے کسی لڑکے کے متعلق اُسکے زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) ہونے کا کوئی تعین نہیں کیا تھا۔

ستمبر ۱۸۹۴ء میں عبدالحق غزنوی کے اعتراض کے جواب میں حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ۔

’’یہ سچ ہے کہ ۸/اپریل ۱۸۹۴ء ہم نے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونیوالا ہے سو پیدا ہو گیا ہم نے اس لڑکے کا نام مولود موعود نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود موعود رکھا تھا تو تم پر کھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علیٰ الکاذبین۔‘‘ (انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰)

جناب عارف محمد صاحب۔۔ حضورؑ کے اس رسالے انوار الاسلام کی تاریخ تصنیف ۵/ستمبر ۱۸۹۴ء ہے اور اس وقت حضورؑ کے دو لڑکے زندہ موجود تھے یعنی بشیر الدین محمود احمد اور بشیر احمد۔ لہٰذا حضورؑ کا یہ حوالہ اس اَمر کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپؑ نے ۱۸۹۴ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق مولود موعود یعنی مصلح موعود ہونے کا انکشاف نہیں فرمایا تھا۔ اگر موجود لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد اور بشیر احمد) میں سے کسی کو آپ نے مولود موعود قرار دیا ہوتا تو یہاں آپ اِس کا ذکر فرماتے اور کہتے کہ میں نے اپنے فلاں لڑکے کو مولود موعود قرار دیا ہے۔ جب کہ آپؑ نے ایسا نہیں فرمایا اور اس طرح یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی کہ ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کیا ۱۸۹۴ء تک بھی آپ نے اپنے کسی لڑکے کو مولود موعود یعنی مصلح موعود قرار نہیں دیا تھا۔

۱۸۹۷ء تک بھی ملہم نے اپنے کسی لڑکے کے متعلق اُسکے زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) ہونے کا کوئی تعین نہیں کیا تھا۔

مئی ۱۸۹۷ء میں حضورؑ اپنے کسی مخالف کے جواب میں رسالہ حُجّۃ اللہ میں اِرشاد فرماتے ہیں۔

''بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائیں گی۔ مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا اِلٰہی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔'' (حجۃ اللہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

جناب عارف محمد صاحب۔۔ رسالہ حجۃ اللہ کی تاریخ تصنیف ۲۶ رمئی ۱۸۹۷ء ہے۔ حضورؑ کا یہ حوالہ بھی اس اَمر کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپؑ نے ۱۸۹۷ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق اُسکے مولود موعود یعنی مصلح موعود ہونے کا انکشاف نہیں فرمایا تھا جبکہ اس وقت آپکے تین لڑکے (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) موجود تھے۔ اب تک جو بحث ہوئی ہے اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ نہ سبز اشتہار میں، نہ اشتہار تکمیل تبلیغ میں اور نہ ہی بعد ازاں اپنی وفات تک کسی کتاب یا اشتہار میں نہ صرف کہ حضور علیہ السلام نے بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود یا پسر موعود قرار نہیں دیا بلکہ اِسکے متعلق زکی غلام ہونے کا کوئی اِشارہ تک بھی نہیں فرمایا۔ ہاں حضورؑ کو جو وجیہ اور پاک لڑکا کی بشارت ہوئی تھی اور اِسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے قطعی طور پر یہ وعدہ بھی فرمایا تھا کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ اس بشارت کا اولاً۔ مصداق بشیر احمد اوّل تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے شیر خوارگی میں وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا اور ساتھ ہی اُسکے مثیل کا وعدہ بھی فرما دیا۔ بشیر احمد اوّل کے بدلے میں یا اُسکے مثیل کے طور پر جو لڑکا پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کا نام حضورؑ کو بشیر اور محمود بتایا تھا۔ لہٰذا جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو حضورؑ نے اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا۔ اس طرح یہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا الہامی طور پر بشیر احمد اوّل کا مثیل ہونا تو مُسلّم ہے لیکن زکی غلام یعنی مصلح موعود یا پسر موعود ہونا ہرگز نہیں۔۔۔ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

ملہم کا زکی غلام کے (مصلح موعود یا پسر موعود) ہونے کے متعلق واضح انکشاف اور تعین۔

حضرت احمد علیہ السلام اپنے چوتھے فرزند صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق اپنی کتاب تریاق القلوب میں فرماتے ہیں۔

(۱) ''اور میرا چوتھا لڑکا مبارک احمد ہے اس کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی۔'' (تریاق القلوب (۱۹۰۰ء) روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

کیا ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق نہیں ہے؟ اور اس پیشگوئی میں جس نشان رحمت یا زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی کیا اُسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا؟ پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔

(۲) ''دیکھو ایک وہ زمانہ تھا جو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی:۔ ایک اور الہام ہے جو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے۔ اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا۔ یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں۔ صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اب دیکھو یہ کس قدر بزرگ نشان ہے؟'' (ایضاً

صفحات ۲۲۲ تا ۲۲۳)

جب یہ چوتھا لڑکا پیدا ہوگیا تو آپؑ اپنی اسی تصنیف تریاق القلوب میں اس لڑکے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

(۳)''سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کیلئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کیلئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبّہ کرنے کیلئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ رصفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چارشنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہوگیا۔''

(ایضاً صفحہ ۲۲۱)

حضورؑ اپنے اس چوتھے لڑکے (صاحبزادہ مبارک احمد) کے متعلق مزید فرماتے ہیں:۔

(۴)''سو صاحبو وہ دن آ گیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہوگیا۔عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔اسکی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔یہ چار صفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔اسکی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔یہ دوپہر کے بعد چوتھے گھنٹہ میں پیدا ہوا۔یہ خود چوتھا تھا۔(ایضاً صفحہ ۲۲۳)

جناب عارف محمد صاحب۔۔کامل انکشاف کے سلسلہ میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی کتاب تریاق القلوب کے مذکورہ بالا حوالہ جات سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوگیا کہ حضورؑ نے اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کو(۱) مولود مسعود (۲) اس لڑکے کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی (۳) تین کو چار کرنے والا فرما کر واضح رنگ میں اِسے پیشگوئی نشان رحمت (مصلح موعود یا پسر موعود) کا مصداق قرار دیا تھا۔اب ہم اس تحقیق کے بعد کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں کیے گئے اپنے وعدہ کے مطابق بالآخر اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کامل انکشاف اور تعین فرما دیا تھا۔

آئیں یہ معلوم کرنے کیلئے اب آگے بڑھتے ہیں کہ بعد ازاں اس تین کو چار کرنیوالے لڑکے کے متعلق پھر اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ظاہر ہوئی؟؟؟ اوائل ستمبر ۱۹۰۷ء میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے ایک منذر خواب دیکھا۔آپؑ فرماتے ہیں:۔

ستمبر ۱۹۰۷ء۔''خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہوگیا۔بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہے۔''(تذکرہ صفحہ ۶۱۸)

چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات۔۔بعد ازاں ۱۶ رستمبر ۱۹۰۷ء کے دن مبارک احمد فوت ہوگئے۔لیکن مبارک احمد کی وفات کے بعد اسی دن یعنی ۱۶ رستمبر ۱۹۰۷ء کو ہی اللہ تعالیٰ نے پھر حضورؑ کو ایک حلیم غلام کی بشارت دیدی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔

''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔''(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ صفحہ ۱)

اب حلیم ہونا تو زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) کی ایک علامت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت

میں اُسکے متعلق فرماتا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم لہٰذا یہ حلیم غلام (جس کی مبارک احمد کی وفات کے دن بشارت دی گئی تھی) مصلح موعود یعنی پسر موعود ہی تھا۔

ایک فیصلہ کن اَمر۔۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود یا پسر موعود کے سلسلہ میں ایک اور فیصلہ کن امر ظاہر فرما دیا۔ وہ یہ کہ اس موعود حلیم غلام کو مبارک احمد کا مثیل قرار دے دیا۔ اور اس طرح یہ پیشگوئی مصلح موعود یا پسر موعود چوتھے لڑکے مبارک احمد سے منتقل ہوکر آگے اُسکے مثیل کی طرف چلی گئی۔ جیسا کہ حضورؑ اپنے اشتہار ۵ رنومبر ۱۹۰۷ء میں فرماتے ہیں:۔

''لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔ ترجمہ۔ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اسلئے اس نے بجز دو فات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔'' (تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۸۷)

جناب عارف محمد صاحب۔۔ آپ کو واضح رہے کہ حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ میرا مثیل مبارک احمد ہی مصلح موعود اور پسر موعود ہے یعنی وہی سبز رنگ کا بڑا پھل جو آپؑ نے الہامی پیشگوئی کے معاً بعد ایک کشف میں دیکھا تھا اور آپ اِس کا اپنے گھر میں پیدا ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ لیکن چونکہ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش یعنی ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء کے بعد حضورؑ کے گھر میں بطور مثیل مبارک احمد کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا اور اس طرح ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا نشان رحمت یا مصلح موعود یا پسر موعود آپکی جسمانی اولاد سے نکل کر آگے آپکی ذریت یعنی روحانی اولاد (جماعت احمدیہ) کی طرف منتقل ہوگئی۔ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!!

نشان رحمت اور زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد کے متعلق آخری اِلہامی بشارت کب ہوئی؟؟؟؟

نشان رحمت اور زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد کے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کے متعلق آخری اور فیصلہ کن الہامی بشارت۔

۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء:۔ ''سَاَهَبُ لَكَ غُلَاماً زَكِيّا۔ رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُه يَحْيٰى۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ ــــ آمدنِ عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔'' (تذکرہ ۶۲۶) ترجمہ۔۔ میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔۔ عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

جناب عارف محمد صاحب۔۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی نشان رحمت میں مصلح موعود کی الہامی بشارت زکی غلام کے الفاظ میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے دن آخری بار پھر انہیں الفاظ میں الہامی بشارت دے کر نہ صرف اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ مصلح موعود یعنی پسر موعود ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہوگا بلکہ اس بات کا بھی فیصلہ فرما دیا کہ حضورؑ کے جسمانی لڑکوں میں سے کوئی بھی اس الہامی بشارت کا مصداق نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے نہ کہ کسی اِنسان کا

کیونکہ کسی کو مصلح موعود یعنی پسر موعود بنانا یا نہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ ملہم کا، میرا یا آپ لوگوں کا۔ جناب عارف محمد صاحب۔ خاکسار کے جوابی خط کے جواب میں مورخہ ۱۶ رنومبر کی اپنی جوابی ای میل میں آپکا مجھے جواباً یہ فرمانا کہ۔۔

"i have already proved from the writings of hazrat Ahmad(as) that Mislih mauod is from his physical sons of Hazrat ahmad and Hazrat Mirza Mahmood ahmad(ra) is Muslih mauod.You can have access to my e mails through your Mureeds."

کیا آپکا مذکورہ بالا دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹ اور کذب بیانی ثابت نہیں ہوگیا؟؟ کیا آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ مثیل مبارک احمد حضرت احمدؑ کے گھر میں پیدا ہوا تھا؟؟ کیا آپ مجھے اُس کا نام بتا سکتے ہیں؟؟ اگر نہیں تو پھر؟؟

اندھیرے لاکھ پھیلاؤ یہاں تم مگر سورج کو ہم ڈھلنے نہ دیں گے

اب میں آپکے دیگر سوالوں کے جوابات لکھتا ہوں۔۔۔

مورخہ ۱۶ رنومبر ۲۰۱۴ء کی جوابی ای میل میں عارف محمد صاحب کے اُٹھائے گئے دیگر سوالوں کے جوابات

(1) خاکسار نے مورخہ ۱۶ رنومبر ۲۰۱۴ء کی اپنی جوابی ای میل میں کہا تھا۔۔ ''عزیزم عبدالقدیر صاحب کو لکھا گیا آپکا جوابی خط اب میری نظر سے گزرا ہے۔ آپ نے اس میں بہت ساری باتیں ایسی کی ہیں کہ اُنکا سچائی سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ آپ کو واضح رہے کہ آج تک میں نے آپکی ایک ای میل بھی نہیں پڑھی ہے۔ پتہ نہیں کس طرح میرے خطبات میں آپ اپنے سوالوں کے جوابات نہ پانے کا شکوہ کر رہے ہیں؟ میں آپ کو حلفاً کہہ رہا ہوں کہ میں نے دیگر مصروفیات کی وجہ سے آج تک آپ کی کوئی ایک ای میل بھی نہیں پڑھی ہے۔''

عارف محمد صاحب مورخہ ۱۶ رنومبر ۲۰۱۴ء کی اپنی ای میل میں خاکسار کو جواباً لکھتے ہیں۔۔۔

:In your Khutuba sermon dated 7th November 2014you had commented on the extract from Ayine Kamalathe Islam and said that there is no dispute between Qadiani Ahmadis and you about the fact that Hazrat ahmad's sons are all saliheen. As the extract was produced by me, so i thought you had got all my discussion as your Mureeds are active in this forum and always update their contributions. May be that extract is reached through one of your mureed. Anyway, As i had mailed you in reply to your comments i think you should have responded to that.

''آپ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۷ رستمبر ۲۰۱۴ء میں آئینہ کمالات اسلام کے اقتباس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے اور قادیانی احمدیوں کے درمیان یہ جھگڑا نہیں ہے کہ حضرت احمدؑ کے سارے لڑکے صالحین میں سے ہیں۔ چونکہ یہ اقتباس میں نے پیش کیا تھا لہٰذا میں نے خیال کیا کہ آپکے مرید فورم پر چونکہ مستعد رہنے کیساتھ ساتھ اپنے تازہ ترین اضافوں سے بھی آگاہ رکھتے ہیں لہٰذا میں نے خیال کیا کہ آپ میری بحث سے آگاہ ہونگے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اقتباس آپکے کسی مرید کے ذریعہ آپ تک پہنچا ہو۔ بہرحال جیسا کہ میں نے آپکے

تبصرے کے جواب میں آپ کو ای میل لکھی تھی لہٰذا میں نے خیال کیا کہ آپ نے اُس کا جواب دیا ہوگا۔''

خاکسار کا جواب الجواب۔۔۔آپ کو واضح رہے کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ میں نے آپ کو جوابی خط لکھتے وقت تک آپکی کسی ای میل کو نہیں پڑھا تھا۔ میں اس وقت بھی اپنے اس حلف پر قائم ہوں۔ای میل فورم پر جو عمومی بحث ہوتی رہتی ہے خاکسار کی اس پر بھی عمومی نظر رہتی ہے۔اور مجھے علم تھا کہ اس وقت دو اڑھائی ہفتوں سے ای میل فورم پر حضورؑ کی اولاد کے صالح یا غیر صالح ہونے کی بحث چل رہی ہے۔ میں نے اپنے مورخہ ۷ رنومبر ۲۰۱۴ء کے خطبہ جمعہ میں حضورؑ کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کا کوئی اقتباس نہیں پڑھا ہے بلکہ اپنی طرف سے میں نے (خطبہ کے دوران ۷ منٹ اور ۴۲ سیکنڈ پر) یہ عمومی بات کی تھی کہ۔۔''چوتھی بات یہ کہ خاکسار اور میری جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا جماعت احمدیہ قادیان سے یہ اختلاف نہیں ہے کہ حضور علیہ السلام کی اولاد صالح تھی یا غیر صالح؟؟ قادیانی بھائی ہمیں اس جھگڑے میں نہ ڈالیں اور نہ ہی ہمارا یہ جھگڑا ہے؟ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا زکی غلام یعنی مصلح موعود حضورؑ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔اور وہ جسمانی کی بجائے آپکا روحانی فرزند تھا۔'' آپ لکھتے ہیں۔

As i had mailed you in reply to your comments i think you should have responded to that.

جواباً گذارش ہے کہ آپ نے خاکسار کے تبصرے کے سلسلہ میں جو جواب لکھ کر بھیجا ہے۔ مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے۔اور اگر آپ چاہیں تو اپنی یہ جوابی ای میل دوبارہ میری طرف (letter@alghulam.com) پر ای میل کر دیجئے گا؟؟؟

(2)**خاکسار نے کہا تھا**۔۔۔''حضرت مرزا صاحبؑ کی اولاد کے صالح ہونے کا کیا یہ مطلب ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود ہو گئے۔صالح اولاد ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے کسی کو مصلح موعود بھی بنایا ہے۔''

عارف محمد صاحب جواباً لکھتے ہیں۔۔

I think you still have not understood what I had said in my earlier mail. You and your Mureeds have been propagating all along that Hazrat Mirza Mahmood Ahmad(ra) was Nauodubilla a liar when he claimed to be Muslih Mauod. In reply to this ,we had produced an extract from Ayine Kamalathe Islam saying that all Mubashir sons(about whom Bisharat is given not all sons of all prophets) are destined to be Saliheen. Therfore ,Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad sahib is true in his claim ie he is Muslih Mauod. To this your reply is that his being Salih doesnt mean that he is Muslih.

How come?How can he be Salih and the liar at the same time.Is Salih synonymous to liar?

You and your people have not been able to answer the above question.

''میرا خیال ہے کہ میں جو پہلی میل میں کہہ چکا ہوں وہ ابھی تک آپ سمجھ نہیں پائے ہیں۔آپ اور آپکے مرید جو یہ مشتہر کر رہے ہیں کہ حضرت مرزا محمود احمدؓ نعوذ باللہ اپنے دعویٰ مصلح موعود میں کاذب تھے۔اسکے جواب میں ہم نے آئینہ کمالات اسلام سے ایک اقتباس پیش کیا ہے جس کے مطابق تمام مبشر لڑکوں (جن کے متعلق بشارت دی گئی ہو نہ کہ تمام نبیوں کے تمام لڑکے) کیلئے ضروری ہے کہ وہ صالح ہوں

۔لہٰذا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے دعویٰ مصلح موعود میں سچے ہیں۔اس کا آپ نے یہ جواب دیا ہے کہ اُن کا صالح ہونا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ مصلح ہیں۔یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ ایک ہی وقت میں صالح اور کاذب کس طرح ہوسکتے ہیں؟ کیا صالح کاذب کا مترادف ہوتا ہے؟ تم اور تمہارے لوگ اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔''

خاکسار کا جواب الجواب۔۔۔(۱) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو جو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا علم دیا ہے۔ اس الہامی پیشگوئی نشان رحمت میں ملہم کو دو (۲) وجودوں کی بشارتیں دی گئیں تھیں۔(۱) وجیہ اور پاک لڑکا۔(۲) ایک زکی غلام۔خاکسار کا ایمان ہے کہ موعود لڑکا سے متعلقہ جزوی یا ضمنی الہامی پیشگوئی کے مصداق اولاً بشیر احمد اوّل تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے وفات دے کر ملہم کو آگے اُسکے مثیل یعنی دوسرے بشیر یا بشیر ثانی (بشیر الدین محمود احمد) کی بشارت دیدی۔لہٰذا اس طرح ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت میں موعود لڑکا سے متعلقہ جزوی یا ضمنی الہامی پیشگوئی کا مصداق جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا۔

(۲) ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت میں دوسرا اور مرکزی کردار زکی غلام ہے۔یہ زکی غلام ہی نشان رحمت ہے جس کے بارے میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو یہ الہامی پیشگوئی بخشی گئی تھی۔بقول ملہم اس موعود زکی غلام مسیح الزماں کی الہامی پیشگوئی کا اولاً مصداق آپؑ کا تین کو چار کرنیوالا لڑکا صاحبزادہ مبارک احمد تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے مبارک احمد کو بھی وفات دے کر آگے ملہم کو اسکے مثیل کی بشارت دے دی۔بعد ازاں مثیل مبارک احمد ملہم کے گھر میں بطور صلبی لڑکا پیدا نہیں ہوئے تھے۔اس طرح موعود زکی غلام مسیح الزماں سے متعلقہ الہامی پیشگوئی ملہم کی ذریت (روحانی اولاد) یعنی جماعت احمدیہ کی طرف منتقل ہوگئی۔اس موعود نشان رحمت یا مثیل مبارک احمد یا موعود زکی غلام نے ملہم پر نازل ہونیوالی آخری الہامی بشارت مورخہ ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ (حضورؑ کی صلبی نسل یا آپکی ذریت یعنی روحانی اولاد میں) میں سے (جہاں سے اللہ تعالیٰ چاہتا) پیدا ہونا تھا۔جماعت احمدیہ میں خاکسار کی یہ خوش نصیبی ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں مذکورہ نشان رحمت کا قرعہ فال اس عاجز کے نام نکل آیا ہے۔ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

(۳) خاکسار کی کتاب جو میرے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بنیاد ہے۔آپ اس کتاب کے پہلے حصے (الہامی پیشگوئی کا تجزیہ) کا دوسرا باب بعنوان ''غلام مسیح الزماں'' پڑھیں اور پڑتال کرلیں۔خاکسار نے یہ سب کچھ اس باب میں لکھا ہوا ہے۔اور خاکسار نے اپنا یہی دعویٰ شروع اپریل ۱۹۹۳ء میں جناب خلیفہ رابع صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

(۴) ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت میں موعود زکی غلام کو ہی حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا ہوا ہے اور خاکسار اس مضمون کے شروع میں اسکی وضاحت کرچکا ہے۔موعود زکی غلام، مصلح موعود ہوتے ہوئے مامور من اللہ ہے۔اُس نے اللہ تعالیٰ سے رُوح القدس پاکر کھڑا ہونا تھا جیسا کہ حضورؑ اپنے رسالہ وصیت میں اُسکے متعلق فرماتے ہیں۔''سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۷)

جناب مرزا بشیر لدین محمود احمد صاحب بلاشبہ موعود لڑکا تھے اور موعود لڑکا سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے ضمنی حصے کے مصداق تھے لیکن وہ موعود زکی غلام یعنی مصلح موعود ہرگز نہیں تھے لیکن اُنہوں نے موعود لڑکا سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے فروعی یا ضمنی دائرہ سے باہر نکل کر حلفاً مصلح موعود یا دوسرے لفظوں میں موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا دعویٰ کر دیا۔اب میرا آپ سے اور جماعت احمدیہ قادیان سے سوال ہے کہ ایک اُمتی نبی اور صالح باپ کے صالح بیٹے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے موعود لڑکا کے دائرہ بشارت سے نکل کر مصلح موعود یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا دعویٰ کیوں کیا تھا؟؟ اگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اُمتی نبی اور صالح باپ کے ایک صالح بیٹے تھے تو پھر اُنہوں نے اپنے باپ کے بعد آپکی جماعت میں یہ جرم کیوں کیا تھا؟ ۔ ہر شخص جواب چاہتا ہے ہر شخص سوال ہو گیا ہے؟؟

(۵) جناب عارف محمد صاحب۔واضح رہے کہ مثیل مبارک احمد نے تو صاحبزادہ مبارک احمد کے بعد پیدا ہونا تھا۔مبارک احمد سے پہلے پیدا ہونے والے اُسکے بھائی اُسکے مثیل ہرگز نہیں ہو سکتے تھے۔مثیل مبارک احمد نے تو ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا اور یہ وہ حقیقت تھی جس سے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بخوبی واقف تھے۔یہ بات یاد رکھیں کہ زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد نہ حضورؑ کی زندگی میں آپکے گھر میں پیدا ہوا اور نہ ہی آپکی وفات کے بعد آپکے گھر میں پیدا ہوا۔اس پر مخالفین نے کافی شور وغوغا کیا کہ زکی غلام اور مثیل مبارک احمد جس سے قوموں نے برکت پانی تھی وہ مرزا صاحب کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا لہٰذا مرزا صاحب نعوذ باللہ اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں۔حضرت بانئے سلسلہ کی وفات کے وقت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی عمر اُنیس (۱۹) سال تھی اور آپ اس وقت رسالہ تشحیذ لاذہان کے ایڈیٹر تھے۔آپ زکی غلام مسیح الزماں (یعنی مثیلِ مبارک احمد جس کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا) سے متعلق مبشر اِلہامات (بطورِ خاص وہ مبشر اِلہامات جو مرزا مبارک احمد کی وفات کے بعد نازل ہوئے) کے ضمن میں مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اپنے رسالہ تشحیذ لاذہان میں لکھتے ہیں۔(قارئین رسالہ تشحیذ لاذہان کی اصل عبارت نیوز نمبر ۸۱ پر سے پڑھ سکتے ہیں) [1] ''اور پھر یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ زبان کے لحاظ سے بھی بیٹا آئندہ نسل کے کسی فرد پر بھی بولا جاتا ہے چنانچہ عربی میں اِس طرح کثرت سے اِستعمال ہوتا ہے چنانچہ اکثر قبیلوں کے نام اُنکے کسی بزرگ کے نام پر ہوتے ہیں اور وہ اُسکی اولاد کہلاتی ہیں۔۔۔جب دنیا اپنے طور پر ایک شخص کو صدیوں گذرنے کے بعد بھی ایک دوسرے شخص کا بیٹا قرار دیتی ہے اور عمر بن عبدالعزیز اور ہارون الرشید اُمیہ اور عباس کے لڑکے کہلاتے ہیں تو کیا وجہ کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے کسی آئندہ ہونیوالے لڑکے کو اُنکے لڑکے کے نام سے پکار نہ سکے۔ کیا وہ کام جس کا اِنسان کو اختیار ہے خدا اُسکے کرنے سے معذور ہے؟ یا جب دنیا کے طالب ایک شخص کو کسی پہلے گزرے ہوئے شخص سے نسبت دیتے ہیں حالانکہ وہ اُس کا مستحق نہیں ہوتا تو کیا خدا جو خوب جانتا ہے کہ کون کس سے نسبت دیئے جانے کے لائق ہے ایسا نہیں کر سکتا ؟ آج وہ سیّد جو ہزاروں قسم کی بدیوں میں مبتلا ہیں اور لاکھوں گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور سینکڑوں قسم کی بدکاریاں صبح اور شام اُن سے سرزد ہوتی ہیں اور وہ جنکے اقوال ایک شریف آدمی کی زبان پر نہیں لائے جا سکتے۔اور جنکے افعال ایسے نہیں ہیں کہ نیکوں کی مجلس میں اُنکا ذکر بھی کیا جائے تو آلِ محمدؐ کہلانے کے مستحق ہیں مگر حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے کسی لڑکے کو اگر خدا تعالیٰ نے کسی مصلحت کی وجہ سے اُنکا

لڑکا قرار دیا اور اُسکے وجود کی اُنکو بشارت دی تو وہ ناجائز ٹھہرا۔ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا اِن سے بھی زیادہ محدود طاقتوں والا ہے؟ یا اُس کو نسبت دینے کا علم نہیں اور وہ اِس بارہ میں غلطی کر بیٹھا ہے؟ (نعوذ باللہ) آج سینکڑوں نہیں ہزاروں لیکچرار اپنی تقریروں میں زور زور سے چلا چلا کر کہتے ہیں کہ اے بنی آدم ایسا مت کر یا ایسا کرو مگر اُن سے کوئی نہیں پوچھتا کہ ہمارے باپ کا نام تو آدم نہ تھا پھر تم کیوں ہم کو اِس نام سے پکارتے ہو۔ مگر حضرت صاحب کی نسل میں سے ایک بچہ کو اگر اُنکا لڑکا قرار دیا گیا تو کونسا اندھیر آ گیا۔ کفیٰ ھٰذا کا اِلہام صاف ثابت کرتا ہے کہ بیٹے کے اِلہام آئندہ نسل کے کسی لڑکے کی نسبت ہیں اور پھر وہ اِلہام جس میں ہے کہ تیری اولاد تیرے نام سے مشہور ہوگی ۔ اِسکی اور بھی تائید کرتا ہے کہ آئندہ نسل کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کا بیٹا کہا جا سکتا ہے اور خدا تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ کون اُنکا بیٹا ہونے کے لائق ہے اس لیے اگر کسی عظیم الشان لڑکے کی نسبت جو دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کر دے خبر دی جائے اور اُسکو حضرت صاحب کا بیٹا قرار دیا جائے تو کیا حرج ہے۔ نبی کریمؐ نے بھی تو فرمایا ہے کہ اہلِ فارس میں سے جو ایمان لائے وہ بنی فاطمہ میں سے ہے پس کیا اہلِ فارس خود حضرت فاطمہ کے لڑکے بن جاتے ہیں۔ اور پھر اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ جیسے قرآن و احادیث میں کثرت سے یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ سے اگر خدا تعالیٰ نے اِس رنگ میں کلام کیا تو کیا حرج واقع ہوا مثلاً۔ قرآن شریف میں یہودیوں کو بار بار بنی اسرائیل کے نام سے پکارا جاتا ہے حالانکہ اِسرائیل کو فوت ہوئے قریباً اڑھائی ہزار برس گذر گئے تھے اور یہودیوں کو پھر بھی خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے نام سے پکارا ہے اگر یہ محاورہ عرب کا نہ ہوتا اور کتب اِلٰہیہ میں ایسا طریق نہ ہوتا تو اُس وقت کے یہودی جو بات بات پر اعتراض کرتے تھے فوراً بول اُٹھتے اور شور مچا دیتے کہ دیکھو ایسا مت کہو ہم بنی اسرائیل نہیں۔ اور اپنے والدین کا نام بتاتے کہ اُنکی اولاد سے ہیں اور پھر قرآن شریف میں حضرت اِبراہیمؑ کی نسبت آتا ہے کہ **ووھبنا لہ اسحٰق و یعقوب** یعنی ہم نے حضرت اِبراہیمؑ کو اسحٰقؑ اور یعقوبؑ عطا کیے حالانکہ حضرت یعقوبؑ حضرت اِبراہیمؑ کے بیٹے نہ تھے بلکہ حضرت اِسحٰقؑ کے لڑکے تھے پس معلوم ہوا کہ خدا کے کلام میں ایسا آجاتا ہے اور اِس میں اِعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔'' (رسالہ تشحیذ لاذہان ولیم۔ ۳ نمبر ۶۔ ۷ صفحات ۲۹۷ تا ۳۰۰۔ مورخہ جون، جولائی ۱۹۰۸ء)

[2] ''غور کرو کہ قرآن شریف میں صاف آتا ہے **وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ**۔ (پارہ ۱۷۔ سورۃ حج رکوع ۱۰) اور کوشش کرو اللہ کی راہ میں خوب کوشش جس نے پسند کیا تم کو اور نہیں کی تمہارے لیے دین میں کوئی تنگی وہ دین جو تمہارے باپ اِبراہیمؑ کا ہے جس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اب کیا اِن آیات سے یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک مسلمان کے باپ کا نام اِبراہیم ہوتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو حضرت اِبراہیمؑ کی طرز پر کام کرتا اور اُنکے بتائے ہوئے رستہ پر چلتا ہے اور اِسلام قبول کرتا ہے وہ خدا کے نزدیک ایسا ہے جیسے اِبراہیمؑ کا بیٹا۔ ورنہ یہ بات تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کی سینکڑوں قومیں ایسی ہیں جو اِسلام میں داخل ہیں مگر حضرت اِبراہیم کی نسل سے نہیں اور نہ اُنکی قوم کا حضرت اِبراہیم کے خاندان سے کوئی تعلق ہے پس جب خدا تعالیٰ نے ہر ایک اُس شخص کو جو مسلمان ہوتا ہے اور خدا کی

راہ میں کوشش کرتا ہے حضرت اِبراہیمؑ کا بیٹا قرار دیا اور بیٹے کے لفظ کو اِس قدر وسیع کر دیا کہ بنی اسمٰعیل اور بنی اسرائیل کی بھی کوئی شرط نہ رکھی تو پھر اگر آج اُس خدا نے حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے کسی کو اُنہیں کا بیٹا قرار دیا تو کیا حرج ہے جبکہ آج بیس کروڑ اِنسان جو مسلمان کہلاتے ہیں خواہ عرب کے رہنے والے ہوں یا شام کے۔غرضیکہ ایران افغانستان ہندوستان چین جاپان کے علاوہ یورپ و امریکہ کے باشندے بھی حضرت اِبراہیمؑ کے بیٹے کہلا سکتے ہیں۔اور خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اُنکو اِبراہیم کے بیٹے قرار دیتا ہے تو ایک شخص کو اگر حضرت مسیح موعودؑ کا بیٹا قرار دیا گیا تو کیا غضب ہوا۔ پھر حدیث دیکھتے ہیں تو اِس میں بھی بہت سے ایسے محاورات پاتے ہیں مثلاً معراج کی رات جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے حضرت اِبراہیمؑ کی نسبت پوچھا کہ یہ کون ہیں تو اُن کو اُنہوں نے جواب میں کہا ھٰذا ابوك صالحاً یعنی یہ تیرا نیک باپ ہے، اور ایسا ہی حضرت آدمؑ کی نسبت فرمایا پس جب قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہے تو پھر حضرت اقدسؑ پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے کہ اُنکو ایک لڑکے کا وعدہ تھا جو پورا نہ ہوا۔خدا کے وعدے ٹلا نہیں کرتے اور وہ پورے ہو کر رہتے ہیں اِسی طرح یہاں بھی ہوگا۔ اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا۔اور اِس میری بات کی تائید خود حضرت اقدسؑ کے اِس اِلہام سے بھی ہوتی ہے جو میں اوپر درج کر آیا ہوں یعنی کفیٰ ھٰذا ۔جسکے معنے یہ تھے کہ حضرت اقدسؑ کے ہاں اب نرینہ اولاد نہ ہوگی چنانچہ اُسکے بعد دو لڑکیاں ہوئیں اور لڑکا کوئی نہیں ہوا۔اور خود حضرت اقدسؑ کا بھی یہی خیال تھا کیونکہ اُنہوں نے بھی ایک اِلہام جس میں بیٹے کی بشارت تھی اپنے پوتے پر لگایا تھا ورنہ اگر اُنکو یہ خیال ہوتا کہ میرے ہی بیٹا ہوگا تو پوتے پر کیوں لگاتے۔سمجھتے کہ آئندہ بیٹا ہوگا اور وہ اِلہام پورا ہو جائے گا۔پس صاف ظاہر ہے کہ وہ اِلہامات کسی آئندہ نسل کے لڑکے کی نسبت تھے خواہ پوتا ہو یا پڑپوتا ہو یا کچھ مدت بعد ہو۔'' (رسالہ تشحیذ الاذہان ولیم۔ ۳ نمبر ۶۔ ۷ صفحات ۳۰۱ تا ۳۰۳۔مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

[3] ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریل کی سواری کی خبر دی تھی جو آجکل آکر پوری ہوئی تو کیا بیچ کی بارہ صدیوں کے لوگ دین اِسلام کو ترک کر دیتے اور کفر اِختیار کر لیتے کہ وہ نئی سواری کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔پس جب سب نبیوں سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے اور اُنہوں نے آئندہ زمانہ کی خبریں بھی دی ہیں تو اگر حضرت مسیح موعودؑ نے کچھ آئندہ کی خبریں دی اور بتایا کہ میری نسل میں سے ایک ایسا لڑکا ہوگا ہیبت اِس قدر ہوگی کہ گویا خدا آسمان سے اُس کی مدد کیلئے اُتر آیا تو کیا ہوا اِس سے تو اُنکی اور بھی سچائی ثابت ہوگی اور اُس وقت کے لوگ اِس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھیں گے اور مزہ اُٹھائیں گے۔آجکل کے لوگوں سے جو وعدے ہیں وہ اُن پر غور کریں اور اُن پر جو شکوک ہیں وہ بیان کریں اور توبہ استغفار ساتھ کرتے رہیں تا اُنہیں اصل حقیقت معلوم ہو اور خدا اپنے خاص فضل سے اُن پر سچائی کھول دے اور وہ صراطِ مستقیم دیکھ لیں تا کہ ہلاکت سے بچ جائیں۔ورنہ جیسا کہ میں لکھ آیا ہوں یہ بیٹے کی پیشگوئی تو کسی ایسے لڑکے کی نسبت ہے، جو آپکی نسل سے ہوگا اور بڑی شان کا آدمی ہوگا اور خدا کی نصرت اُسکے ساتھ ہوگی۔اور یہ بھی میں ثابت کر آیا ہوں کہ حضرت اقدسؑ کے اِلہامات میں ہی اِس قسم کے

اِستعارہ نہیں ہیں بلکہ پہلے نبیوں کے کلام میں قرآن وحدیث میں بھی ہیں کہ بیٹا کہا جاتا ہے اور مراد نسل میں سے کوئی آدمی ہوتا ہے۔''
(رسالہ تشحیذ لاذہان ولیم۔ ۳ نمبر ۶۔ ۷ صفحہ ۳۰۵۔ مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

رسالہ تشحیذ لاذہان میں رقم فرمودہ بشیرالدین محمود احمد کے بیانات کے منطقی نتائج۔۔۔ جناب عارف محمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات کے بعد زکی غلام مسیح الزماں یعنی مثیل مبارک احمد (مصلح موعود) کے متعلق نازل ہونیوالے اِلہامات کے متعلق یہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے اُس وقت کے خیالات اور عقائد ہیں جب آپکی عمر صرف اُنیس (۱۹) سال تھی۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے مضمون میں حضورؑ کے اِلہامات کے متعلق بڑے تقویٰ کیساتھ سچی بات کہی ہے۔ مورخہ جون، جولائی ۱۹۰۸ء رسالہ تشحیذ لاذہان کے ولیم۔ ۳ نمبر ۶، ۷ صفحات ۲۹۷ تا ۳۰۵ پر مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی شائع شدہ تحریر سے کیا ثابت ہوتا ہے؟؟
خاکسار ذیل میں اِسکے متعلق کچھ عرض کرتا ہے:۔

(۱) جون، جولائی ۱۹۰۸ء میں مرزا بشیرالدین محمود احمد نے رسالہ تشحیذ لاذہان میں اپنے مضمون میں بڑی صاف گوئی اور تقویٰ کیساتھ یہ فرما کر کہ [اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا] واضح کیا تھا کہ زکی غلام (حلیم غلام یعنی مثیلِ مبارک احمد) سے متعلق مبشر کلام اِلٰہی جو حضورؑ پر آپکی وفات تک نازل ہوتا رہا، اِسکے مصداق نے کسی آئندہ زمانے میں پیدا ہونا ہے۔ بالفاظ دیگر اِس کا مطلب یہ تھا کہ حضورؑ کے ۱۹۰۸ء میں موجود لڑکے (مرزا بشیرالدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) زکی غلام (مثیل مبارک احمد) سے متعلق مبشر اِلہامات کے مصداق نہیں تھے۔

(۲) حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اِسی نشان رحمت اور اسی زکی غلام کو جس کی بشارت ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سے شروع ہوکر مورخہ ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہی مصلح موعود اور پسر موعود قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس زکی غلام مسیح الزماں کا مفصل ذکر ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں فرمایا ہے۔

(۳) مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اپنے مضمون میں آئندہ پیدا ہونے والے اِس عظیم الشان وجود کے متعلق یہ فرما کر کہ (۱) ''اس لیے اگر کسی عظیم الشان لڑکے کی نسبت جو دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کردے خبر دی جائے'' (۱۱) ''ہیبت اِس قدر ہوگی کہ گویا خدا آسمان سے اُس کی مدد کیلئے اُتر آیا'' (۱۱۱) ''اور بڑی شان کا آدمی ہوگا اور خدا کی نصرت اُسکے ساتھ ہوگی'' دراصل اُسی نشان رحمت اور اُسی زکی غلام اور اُسی مصلح موعود کا ہی ذکر فرمایا ہے جس کی یہ صفات ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں موجود ہیں۔ جناب مرزا محمود احمد صاحب کے اِن بیانات سے قطعی طور پر ظاہر ہے کہ وہ اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیئے گئے وجود یعنی مثیل مبارک احمد نے ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے۔

(۴) مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے مضمون میں سورۃ الحج کی آیت نمبر ۷۹ (وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (پارہ ۱۷۔سورۃ حج رکوع ۱۰) اور کوشش کرو اللہ کی راہ میں خوب کوشش جس نے پسند کیا تم کو اور نہیں کی تمہارے لیے دین میں کوئی تنگی وہ دین جو تمہارے باپ ابراہیمؑ کا ہے جس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔) کا حوالہ دیکر یہ بتایا ہے کہ روحانی یا مذہبی دنیا میں کسی عظیم الشان برگزیدہ بندے کا بیٹا ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی پیروکار اُس عظیم الشان برگزیدہ بندے کی صُلب میں سے ہی ہو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ابوالانبیا حضرت ابراہیمؑ کو ہم سب مسلمانوں کا باپ قرار دیا ہے۔ اِسی طرح آنحضرت ﷺ ہم سب مسلمانوں کے باپ ہیں اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ بھی اِسی طرح ہم سب احمدیوں کے باپ قرار پاتے ہیں۔ اور مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے متذکرہ بالا مضمون میں جس عظیم الشان وجود اور جس زکی غلام اور مصلح موعود کا آئندہ زمانے میں پیدا ہونے کا ذکر فرمایا ہے اُسکے تولُّد کو ہم متذکرہ بالا سورۃ الحج کی آیت نمبر ۷۹ کی روشنی میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی جسمانی نسل تک محدود نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ اُسے حضورؑ کی ذریت یعنی جماعت میں سے مورخہ ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جب چاہے گا اور جہاں چاہے گا پیدا فرمادے گا اور وہ بقول مرزا بشیر الدین محمود احمد حضورؑ کا پانچواں بیٹا کہلائیگا۔ وہ اِسی طرح حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کا بیٹا کہلائے گا جس طرح آپؑ بذات خود آنحضرت ﷺ کے عظیم الشان بیٹے کہلاتے ہیں۔

(۵) مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے اِس مضمون میں بار بار یہ بات کہی ہے کہ وہ آئندہ پیدا ہونیوالا عظیم الشان وجود یعنی زکی غلام حضرت بانئے سلسلہ کی نسل میں سے ہوگا۔ مرزا محمود احمد کا ایسا کہنے کی غالباً وجہ یہ تھی کہ حضورؑ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر اپنا یہ خیال ظاہر فرمایا تھا کہ یہ میرا جسمانی لڑکا ہوگا۔ اَمر واقع یہ ہے کہ حضورؑ کا ''زکی غلام'' کے متعلق اپنا جسمانی لڑکا خیال کرنا آپکا محض اپنا اِجتہادی خیال تھا۔ اور پھر اِسی اِجتہادی خیال کی بنا پر آپؑ نے درمیان میں پیدا ہونیوالے تینوں لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد۔ اِنکے نام صرف بطور تفاؤل رکھے گئے تھے) کو چھوڑ کر اپنے دو لڑکوں یعنی پہلے لڑکے (بشیر احمد اوّل) اور بعد ازاں چوتھے لڑکے (مبارک احمد) پر ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی (زکی غلام مسیح الزماں) کو واضح طور پر چسپاں کیا تو نتیجتاً یہ دونوں لڑکے کم عمری میں ہی فوت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلق بعض مبشر اِلہامات میں اُسے ''نافلہ'' بمعنی زائد انعام بھی قرار دیا ہے۔ لیکن جب حضورؑ نے اِس زکی غلام کو ''نافلہ یعنی پوتا'' سمجھ کر اپنے پہلے پوتے (مرزا بشیر الدین محمود احمد کے فرزندِ اکبر مرزا نصیر احمد بحوالہ حقیقۃ الوحی۔ تصنیف ۱۹۰۶ء روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸) پر چسپاں کیا تو وہ پوتا بھی فوت ہو گیا۔

(۶) یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو دو مبشر وجودوں کا وعدہ عنایت فرمایا تھا۔ مثلاً (۱) ایک وجیہ اور پاک لڑکا (۲) ایک زکی غلام۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ''وجیہ اور پاک لڑکے'' کے متعلق تو یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔'' لیکن زکی غلام (مصلح موعود) کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضورؑ سے کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا۔ بعد ازاں

اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کے دونوں لڑکوں (بشیر احمد اوّل اور مبارک احمد) اور پوتے (نصیر احمد) کو وفات دے کر حضورؑ پر اور آپکی جماعت پر یہ ظاہر فرما دیا کہ نشان رحمت یعنی زکی غلام نہ حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا ہے اور نہ ہی وہ آپؑ کا کوئی پوتا ہے اور نہ ہی اُس کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ آپؑ کی صلب میں سے پیدا ہو۔

(۷) مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے متذکرہ بالا مضمون میں بار بار حضورؑ کے اِس اِجتہادی خیال کی بنا پر کہا ہے کہ وہ (زکی غلام) آئندہ آپؑ کی نسل میں سے ہوگا۔ مرزا محمود احمد ایک طرف تو اپنے مضمون میں یہ کہے جا رہے ہیں کہ ''نبی کریمؐ نے بھی تو فرمایا ہے کہ اہلِ فارس میں سے جو ایمان لائے وہ بنی فاطمہ میں سے ہے پس کیا اہلِ فارس خود حضرت فاطمہ کے لڑکے بن جاتے ہیں'' لیکن ساتھ ہی بار بار حضورؑ کی نسل کی بھی رَٹ لگائے جا رہے ہیں۔ جب وہ جانتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے باوجود اہل فارس حضرت فاطمہؓ کی نسل میں سے نہیں بن جاتے۔ یہ صرف بطور محاورہ ہے۔ تو پھر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کا اپنے موعود زکی غلام کے متعلق لڑکا کہہ دینا کیا بطور محاورہ نہیں ہوسکتا؟ میں یہاں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ نہ صرف یہ ''ہوسکتا ہے'' بلکہ ''ہو چکا ہے''۔ جناب عارف محمد صاحب۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد جون، جولائی ۱۹۰۸ء میں اپنے مندرجہ بالا بیانات میں کیا فرما رہے ہیں؟؟؟؟ یہ جو اُنہوں نے فرمایا تھا یہی سچ تھا۔

نکل جاتی ہو جس کے منہ سے سچی بات مستی میں فقیہہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا

سوال نمبر ۱۔۔ جناب عارف محمد صاحب۔ رسالہ تشحیذ لاذہان کے گذشتہ تینوں حوالوں سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو ۱۹۰۸ء میں یہ بخوبی علم تھا کہ زکی غلام اور حلیم غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) کو اللہ تعالیٰ نے مثیل مبارک احمد قرار دیا ہے۔ بقول جناب مرزا محمود احمد صاحب یہ مثیل مبارک احمد حضورؑ کے زندہ لڑکوں میں سے نہیں تھا بلکہ اِس نے جماعت احمدیہ میں کسی آئندہ زمانے میں پیدا ہونا تھا۔ خاکسار کا آپ سے سوال ہے کہ خلافت کی گدی پر براجمان ہونے کے بعد جب بعض چاپلوس صحابی جناب مرزا محمود احمد صاحب کو مصلح موعود (الغلام۔ نیوز نمبر ۵) بنا رہے تھے تو اُس وقت اُنہوں نے اپنے متعلق اُن صحابیوں کو اس قسم کے القاب اپنی تحریروں اور تقریروں میں استعمال کرنے سے کیوں نہ روکا؟؟؟

سوال نمبر ۲۔۔ جناب عارف محمد صاحب۔ جناب مرزا محمود احمد صاحب کے خلافت کی گدی پر بیٹھنے کے بعد بعض چاپلوس صحابیوں کا آپ کو مصلح موعود کا لقب دینا ایک کذب اور جھوٹ تھا۔ آپ سے میرا دوسرا سوال ہے کہ اگر جناب مرزا محمود احمد صاحب ایک اُمتی نبی اور ایک صالح باپ کا ایک صالح بیٹا تھا۔ جب وہ جانتا تھا کہ حضرت احمدؑ کے موجودہ زندہ لڑکوں میں سے کوئی بھی مثیل مبارک احمد نہیں ہے تو پھر چاپلوس صحابیوں کے کذب اور جھوٹ کے بالمقابل وہ کیوں خاموش رہا اور اُس نے اُنہیں کیوں نہ روکا؟؟

سوال نمبر ۳۔۔ بعض ناعاقبت اندیش اور خوشامدی صحابیوں کے مصلح موعود بنائے جانے پر جناب مرزا محمود احمد صاحب کا خاموش رہنا اور اُنہیں اپنی خوشنودی سے نوازنا کیا اس بات کا یہ قطعی ثبوت نہیں ہے کہ وہ ایک صالح باپ کا بیٹا ضرور تھا لیکن وہ خود نیک اور صالح نہیں تھا؟؟

جناب عارف محمد صاحب۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اُن اصحاب احمد میں سے تھے جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے نزول قدرتِ ثانیہ

کیلئے دعائیں کرواتے رہے تھے۔جیسا کہ تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۱۲ کے اِن الفاظ سے ثابت ہے:۔

''قدرتِ ثانیہ کیلئے اِجتماعی دعا:۔حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے لیے ہر ملک میں اکھٹے ہوکر اِجتماعی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔چنانچہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ اخبارات میں اِجتماعی دعا کی تحریک شائع کریں۔چنانچہ اُنہوں نے اِسکی تعمیل میں اعلان شائع کر دیا۔قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں یہ اِجتماعی دعا کراتے رہے۔'' (تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۱۲)

اَمر واقع یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود زکی غلام (مثیل مبارک احمد) کو ہی قدرتِ ثانیہ کا مصداق سمجھتے تھے جس نے بعد ازاں رُوح القدس پا کر کھڑا ہونا تھا۔احمدی موعود قدرتِ ثانیہ کے اِس پہلے مظہر کو حضورؑ نے ''مصلح موعود'' کا نام دیا تھا اور خلیفہ اوّلؓ بھی اُسے مجدد سمجھتے تھے۔اگر ''اِنتخابی خلافت راشدہ'' حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی نظر میں ''قدرتِ ثانیہ'' ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہ ضرور حضرت میر ناصر نواب سے یہ اِرشاد فرماتے کہ قدرتِ ثانیہ تو مجسم رنگ میں خلیفۃ المسیح اوّل کی صورت میں افرادِ جماعت کے سامنے موجود ہے اور اب آپ کس قدرتِ ثانیہ کیلئے دعائیں کرنا اور کروانا چاہتے ہیں؟؟ لیکن آپؓ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ آپؓ بذاتِ خود بھی جماعت کے ساتھ مل کر قدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے دعائیں کرتے رہے۔حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ ایک ایسا عظیم الشان وجود تھا جن کے تقویٰ اور طہارت کے متعلق حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام یوں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

''و کنت اصرخ فی لیلی و نہاری واقول یاربّ من انصاری یاربّ من انصاری انی فرد مھین۔فلما توا ترفع یدالدعوات ۔ وامتلأ منه حوّالسمٰوات۔ اجیب تضرعی۔وفارت رحمة ربّ العالمین۔فاعطانی ربیّ صدیقا صدوقا۔ ۔۔۔۔۔اسمه کصفاته النورانیة نورالدین۔۔۔۔ولما جاءنی ولاقانی ووقع نظری علیه رایته آیةً من آیات ربیّ وایقنت انه دُعائی الذی کنت اداوم علیه واشرب حسی۔ونبّانی حدسی۔انه من عباداللّٰه المنتخبین۔'' (آئینہ کمالاتِ اِسلام ۱۸۹۳ء بحوالہ روحانی خزائن جلد ۵ صفحات ۵۸۱۔۵۸۳)

''میں رات دِن خدا تعالیٰ کے حضور چلّاتا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے ربّ میرا کون ناصر و مددگار ہے۔میں تنہا ہوں اور جب دُعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور فضائے آسمانی میری دُعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔۔۔اِس کا نام اِسکی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔۔۔جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے ربّ کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ میری اِس دُعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔'' (ترجمہ از عربی عبارت بحوالہ مرقاتُ الیقین فی حَیاتِ نورالدّین صفحہ ۱۔۲ مرتبہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

حضرت بانئے جماعت علیہ السلام حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنے منظوم کلام میں یوں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

چہ خوش بُودے اگر ہر یک زاُمت نوردیں بودے ہمیں بُودے اگر ہر دل پُراز نورِ یقین بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہوا گر قوم کا ہر فرد نوردین بن جائے۔مگر یہ تو تب ہی ہوسکتا ہے کہ ہر دِل یقین کے نور سے بھر جائے۔

حضرت بانئے جماعتؑ کی وفات کے بعد یہی عظیم الشان وجود حضورؑ کا جانشین منتخب ہوا اور اِس خلیفہ راشد کا بھی یہی اِیمان تھا کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے جس قدرتِ ثانیہ کی اپنی جماعت کو بشارت بخشی تھی اُس سے سلسلہ مجددین یعنی اِلہامی خلفاء مراد ہیں اور آپؓ نے بحیثیت خلیفۃ المسیح اولیٰ احمدیہ سلسلہ میں ظاہر ہونیوالی قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر یعنی زکی غلام مسیح الزماں (مثیل مبارک احمد) کے ظہور کا وقت بھی اِجتہادی رنگ میں اندازاً بتایا تھا۔محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کے برادر اکبر مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا قرآن کریم کا درس باقاعدگی کیساتھ نوٹ کیا کرتے تھے۔ذیل کے الفاظ حضرت کے درس فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء سے لیے گئے ہیں۔مکرم ماسٹر صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء کے درس میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا تھا:۔

''تیس برس کے بعد اِنشاء اللہ مجھے اُمید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرتِ ثانیہ) ظاہر ہوگا۔'' (حیات نور صفحہ ۴۰۴ مؤلف شیخ عبدالقادر مرحوم سابق سوداگرمل)

مندرجہ بالا حوالہ سے ایک بار پھر یہ حقیقت طشت از بام ہوگئی کہ حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ قطعی طور پر احمدیہ اِنتخابی خلافت راشدہ کو قدرتِ ثانیہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ اُن اِلہامی خلفاء کے سلسلہ کو جو پہلے ہی محمدی سلسلہ میں مجددین کے رنگ میں مبعوث ہوتے چلے آرہے ہیں قدرتِ ثانیہ سمجھتے تھے۔یہ الگ بات ہے کہ آپؓ نے موعود قدرتِ ثانیہ کے نزول کے وقت کا جو تعین فرمایا تھا یہ محض آپؓ کا ایک اِجتہاد تھا۔جبکہ فی الحقیقت احمدی موعود قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود نے اُمت محمدیہ میں آنے والے سابقہ مجددین کی طرح آئندہ صدی یعنی پندرھویں صدی ہجری کے سر پر ظاہر ہونا تھا۔

جناب عارف محمد صاحب اور ارباب واَختیار جماعت احمدیہ قادیان سے دو (۲) تلخ سوالات۔؟؟؟

[۱] وہ خلفاء اور علماء اور افرادِ جماعت جو ۱۹۱۴ء کے بعد سے آج تک مسلسل یہ راگ اَلاپ رہے ہیں کہ خلافت احمدیہ ہی قدرتِ ثانیہ ہے۔میرا آپ سے اور اِن سب سے یہ سوال ہے کہ اگر اِنتخابی خلافت احمدیہ ہی قدرتِ ثانیہ تھی تو تم اور تمہارے بزرگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی انتخابی خلافت کو قدرتِ ثانیہ کیوں نہ مانا اور آپ رضی اللہ عنہ کو قدرتِ ثانیہ کا پہلا مظہر کیوں تسلیم نہ کیا اور آپؓ کے عہد مبارک میں نزولِ قدرتِ ثانیہ کیلئے آپ رضی اللہ عنہ سے متواتر دعائیں کیوں کرواتے اور کرتے رہے؟؟؟

[۲] ۱۹۱۴ء کے بعد بالواسطہ نامزد ہونیوالے احمدی خلفاء جو اپنے آپکو قدرتِ ثانیہ کے مظاہر قرار دیتے نہیں تھکتے اِن کو کسی اِسلامی تاریخ یا عیسائی تاریخ نے نہیں بلکہ اِنکی اپنی محمودی تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۱۲ کے متذکرہ بالا حوالے نے کیا جھوٹا اور مکار قرار نہیں دیا ہے؟ قدرتِ ثانیہ کے مظاہر ہونا تو دُور کی بات ہے یہ بلائے دمشق تو خلیفۃ المسیح کہلانے کے بھی حقدار نہیں ہیں۔یہ دوہرے معیار والے کسی قبضہ گروپ کے نمائندے ہیں۔افراد جماعت احمدیہ اِس بدترین مذہبی آمریت سے نجات پانے کیلئے دن رات اپنی پُرنم آنکھوں کیساتھ اپنے

نجات دہندہ اور نشان رحمت یعنی موعود مثیل مبارک احمد (زکی غلام) کی راہ تک رہے ہیں۔۔۔ ؎

ہر تیرگی میں تو نے اُتاری ہے روشنی اب خود اُتر کے آ کہ سیہ تر ہے کائنات

[۳] جناب عارف محمد صاحب۔ میرا آپ اور جماعت احمدیہ قادیان سے یہ سوال بھی ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ جناب مرزا محمود احمد صاحب اگر ایک اُمتی نبی اور ایک صالح باپ کے صالح بیٹے تھے تو پھر اُنہیں تو بخوبی علم تھا کہ وہ نہ مثیل مبارک احمد تھے اور نہ ہی وہ قدرتِ ثانیہ کے مظہر تھے تو پھر جو ناعاقبت اندیش اور خوشامدی اصحاب احمد آپ کو مصلح موعود اور قدرتِ ثانیہ کا مظہر ثانی ہونے کے خطابات دیتے پھر رہے تھے۔ آپ نے اُنہیں کیوں نہ ڈانٹا اور روکا کہ میں مثیل مبارک احمد (مصلح موعود یا پسر موعود) نہیں ہوں اور نہ ہی میں قدرتِ ثانیہ کا مظہر ثانی ہوں۔ جن القابات کا میں حقدار نہیں ہوں وہ میرے ساتھ منسوب کر کے تم لوگ مجھے جہنم میں کیوں دھکیلتے پھر رہے ہو؟؟؟

(3) **خاکسار نے کہا تھا**۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ نے اپنے اُس مبشر کلام الٰہی میں جو حضرت احمدؑ پر نازل ہوا تھا یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ میرے برگزیدہ بندے حضرت مرزا صاحب کے جسمانی لڑکوں میں سے کسی لڑکے کو مصلح موعود نہیں بناؤں گا۔ تو پھر اگر حضورؑ کی اولاد صالح بھی ہے تو پھر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ حضرت مرزا صاحب کیساتھ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کو بھی مصلح موعود نہیں بنائے گا۔''

عارف محمد کا جواب۔۔۔

"Please produce the ilham in which Allah says that Muslih Mauod will not be from among his physical sons."

''برائے کرم وہ الہام دکھائیں جس میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ مصلح موعود اُس (حضرت احمدؑ) کے جسمانی لڑکوں میں سے نہیں ہوگا''

خاکسار کا جواب الجواب۔۔۔ جناب عارف محمد صاحب۔ خاکسار نے اپنے اس مضمون کے شروع میں ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت (مصلح موعود) کی تفصیل بیان کی ہے۔ اس تفصیل کو پڑھ کر ایک معقول اور متقی انسان فوراً سمجھ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدے حضرت احمد علیہ السلام پر قطعی طور پر کس طرح یہ ظاہر فرما دیا تھا کہ مصلح موعود (پسر موعود) تیرا کوئی جسمانی لڑکا نہیں ہوگا بلکہ وہ ۶، ۷ر نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد تیری جماعت میں بطور روحانی فرزند پیدا ہوگا۔ خاکسار آپکی مزید تسلی اور تشفی کیلئے ایک بار پھر یہاں غلام کے بارے میں مبشر الہامات کا سلسلہ نزول یکجائی طور پر درج کرتا ہے جو اس حقیقت کا قطعی ثبوت ہیں کہ موعود نشان رحمت، زکی غلام (مصلح موعود) ملہم کے گھر میں پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ وہ آپکی جماعت میں بطور روحانی فرزند پیدا ہوگا۔

نشان رحمت اور زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) کے متعلق مبشر الہامات کا ترتیب وار نزول

(1) ۱۸۸۱ء۔ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِيْنٍ۔'' یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(2)۔ ۱۸۸۶ء۔ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔ ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا

جائے گا۔وَ کَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔"(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء)

(3)۔۱۸۹۴ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ"۔یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(4)۔۱۸۹۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَام حَلِیۡمٍ۔مَّظۡھَرِ الۡحَقِّ وَ الۡعَلَاءِ کَاَنَّ اللہ نَزَلَ مِنَ السماءِ۔"ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(5)۔۱۳؍اپریل ۱۸۹۹ء۔"اِصۡبِرۡ مَلِیًّا سَاَھَبُ لَکَ غُلَامًا زَکِیًّا۔"یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷)

(6)۔۲۶؍دسمبر ۱۹۰۵ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَۃً لَکَ۔نَافِلَۃً مِّنۡ عِنۡدِیۡ۔"ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ہماری طرف سے نافلہ ہے۔(تذکرہ صفحہ ۵۰۰)

(7)۔مارچ ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَۃً لَکَ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہو گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(8)۔۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَام مَّظۡھَرِ الۡحَقِّ وَ الۡعَلَاءِ کَاَنَّ اللہ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔"(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(9)۔۱۹۰۶ء۔اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَۃً لَکَ۔ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

(10)۔۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَام حَلِیۡمٍ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(11)۔اکتوبر ۱۹۰۷ء۔"(۵)اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیۡم (۶)یَنۡزِلُ مَنۡزِلَ الۡمُبَارَکِ۔(۷)ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔"(تذکرہ صفحہ ۶۲۲) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(12)۔۶، ۷؍نومبر ۱۹۰۷ء۔"سَاَھَبُ لَکَ غُلَامًا زَکِیًّا۔رَبِّ ھَبۡ لِیۡ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً۔"(تذکرہ ۶۲۶) میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔

(13)۔۶، ۷؍نومبر ۱۹۰۷ء۔اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسۡمُہ یَحۡیٰی۔اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحَابِ الۡفِیۡلِ۔۔۔آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔(تذکرہ ۶۲۶) میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا؟

جناب عارف محمد صاحب۔۔ہم دیکھتے ہیں کہ مصلح موعود کی آخری الہامی بشارت کیساتھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آمدنِ عید مبارک بادت یعنی عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔کسی روحانی مصلح کی بعثت اہل دنیا کیلئے عید کی قائم مقام ہوتی ہے۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے بھی اپنی مختلف کتب میں اس نکتہ کی یہی وضاحت فرمائی ہے۔اس الہام کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو اِس کا کیا مطلب ہے؟؟؟ مصلح موعود یا پسر موعود سے متعلق اس آخری الہام میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ۔اے میرے امام مہدی و مسیح موعود:۔ جب تیرا یہ نشان رحمت اور موعود زکی غلام، جب تیرا یہ مصلح موعود اور پسر موعود دنیا میں نازل ہوگا تو کچھ لوگ تیری جماعت میں ایسے حالات پیدا کر چکے ہوں گے کہ جس کے نتیجہ میں تیری جماعت کے لوگ اس روحانی عید کو منانے کیلئے تیار نہیں ہونگے۔ آج حضورؑ کی جماعت میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کی بدولت کیا ایسے حالات پیدا نہیں کر دیئے گئے کہ کوئی بھی فرد جماعت نشان رحمت (مصلح موعود) سے متعلقہ عید کو منانے کیلئے تیار نہیں ہے؟؟؟ آخر ایسا کیوں کیا گیا ہے؟؟؟ کیا آج میرے دعویٰ کے بعد موعود زکی غلام کے متعلق حضورؑ کا یہ الہام عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو لفظ بہ لفظ پورا نہیں ہو گیا؟؟؟ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات کے بعد بڑے واضح طور پر زکی غلام (پسر موعود) کو مثیل مبارک احمد قرار دے کر اپنے مبشرِ الہام میں یہ بخوبی ظاہر فرما دیا تھا کہ اُسکی پیدائش ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد ہوگی۔ فَتَدَبَّرُوْا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔

(4) آپ خاکسار کے نام اپنے جوابی خط میں آگے لکھتے ہیں۔

"But you still forget that one among his Mubashir sons is the claimant of Muslih Mauod. If the Mubashir sons of hazrat Ahmad are from Saliheen it can never be that one among them go out of this Salihiyyath."

''لیکن تم ابھی تک بھول رہے ہو کہ اُس کے مبشر لڑکوں میں سے ہی ایک مدعی مصلح موعود ہے۔اگر حضرت احمدؑ کے مبشر لڑکے صالحین میں سے ہیں تو پھر یہ ہو نہیں سکتا کہ اُن میں سے کوئی ایک غیر صالح ہو گیا ہو۔''

خاکسار کا جواب الجواب۔۔۔خاکسار اس مضمون کے شروع میں حضرت احمد علیہ السلام کے مبشر الہامات اور آپکی اپنی تحریروں کی روشنی میں اس حقیقت کو قطعی طور پر ثابت کر چکا ہے کہ زکی غلام (مصلح موعود) اولاً حضرت احمدؑ کے گھر میں بطور تین کو چار کرنیوالا صاحبزادہ مبارک احمد کی صورت میں پیدا ہوئے تھے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ مبارک احمد کو وفات کر کے اور آگے اُسکے مثیل کی بشارت دے کر حضرت احمد علیہ السلام کے جسمانی لڑکوں کو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے ہی باہر کر دیا تھا۔اس موعود زکی غلام نے اب جماعت احمدیہ میں ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے۔خاکسار یہ بھی ثابت کر چکا ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں موعود لڑکے سے متعلقہ ضمنی الہامی پیشگوئی کا مصداق اولاً بشیر احمد اوّل تھے۔اللہ تعالیٰ نے اُسے وفات دے کر آگے اُسکے مثیل کی بشارت دے دی۔یہ مثیل بشیر احمد اوّل جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے۔اور اس طرح یہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد موعود لڑکے سے متعلقہ ضمنی الہامی کے مصداق تو ضرور تھے لیکن وہ موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود نہیں تھے۔

(5)خاکسار نے کہا تھا۔۔۔''اللہ تعالیٰ کا جب یہ قطعی فیصلہ ہے تو تم سب مل کر یا حضرت مرزا صاحبؑ کا کوئی لڑکا اپنے طور پر اللہ تعالیٰ کے اُذن کے خلاف مصلح موعود کیسے بن سکتا تھا؟؟''

عارف محمد کا جواب۔۔۔

"please produce that Qatai faisala. This view of your is against the earlier ones in which you had admitted that sons of Hazrat ahmad are all Saliheen and now you ask: how can that Salih son claim himself to be Muslih mauod??

If they are Salih,that shows that he is true in all his claims.

The above comment f yours seems to be incompatible. please make it clear"

''برائے کرم وہ قطعی فیصلہ پیش کیجئے۔تمہارا یہ دعویٰ تمہارے پہلے دعاوی کے برخلاف ہے جنکے مطابق آپ نے تسلیم کیا ہے کہ حضرت احمدؑ کے تمام لڑکے صالح ہیں۔اور اب تم پوچھتے ہو کہ وہ صالح لڑکا مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کس طرح کرسکتا ہے؟ اگر وہ صالح ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے تمام دعاوی میں بھی سچا ہے۔تمہاری مذکورہ بالا تشریح متضاد دکھائی دیتی ہے۔برائے کرم اِسکی وضاحت کیجئے۔''

خاکسار کا جواب الجواب۔۔۔خاکسار اس مضمون کے شروع میں قطعی طور پر یہ ثابت کر چکا ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی میں بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام نے ۶، ۷ر نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں بطور مثیل مبارک احمد پیدا ہونا ہے۔یہ مثیل مبارک احمد ہی حضرت احمد علیہ السلام کا مصلح موعود (پسر موعود) ہے۔گذشتہ صفحات میں خاکسار جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تحریروں کی روشنی میں یہ بھی ثابت کر چکا ہے کہ اُنہیں ۱۹۰۸ء میں اس حقیقت کا بخوبی علم تھا کہ وہ اور اُسکے دیگر زندہ بھائی مثیل مبارک احمد نہیں ہیں۔اور وہ یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ مثیل مبارک احمد نے جماعت احمدیہ میں آئندہ کسی زمانے میں حضرت احمد علیہ السلام کے پانچویں لڑکے کے طور پر پیدا ہونا تھا۔لیکن اسکے باوجود جب وہ خلافت کی گدی پر بیٹھ گئے تو بعض ناعاقبت اندیش اور خوشامدی قسم کے صحابیوں نے اُنہیں مصلح موعود اور قدرت ثانیہ کے مظہر کے خطابات دینے شروع کر دیئے۔جناب عارف محمد صاحب۔۔میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر وہ ایک اُمتی نبی اور ایک صالح باپ کے حقیقتاً صالح بیٹے تھے تو پھر اُنہوں نے اُن صحابیوں کو جو اُنہیں جھوٹے طور پر مصلح موعود اور قدرت ثانیہ کا مظہر ثانی بناتے پھر رہے تھے کیوں نہ ڈانٹا اور کیوں نہ روکا؟؟ جناب عارف محمد صاحب۔۔اس عجیب قسم کے صالح بیٹے نے خوشامدی قسم کے صحابیوں کو ڈانٹنے اور منع کرنے کی بجائے اُنہیں اپنی خوشنودی اور دنیاوی مراعات سے کیوں نوازا تھا؟؟ جناب عارف محمد صاحب۔۔جناب مرزا محمود احمد صاحب نے ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے اپنے غیر صالح ہونے پر کیا مہر تصدیق ثبت نہیں کر دی؟؟

(5)خاکسار نے کہا تھا۔۔۔''ایک اور بات یاد رکھنا کہ ہر صالح کو اللہ تعالیٰ مصلح موعود نہیں بنایا کرتا۔مصلح موعود وہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ آپ مصلح موعود بنائے''

عارف محمد کا جواب۔۔۔

"I don't disagree with you in the above matter which has nothing to do with the real issue."

''مذکورہ بالا معاملہ میں میرا آپ کیساتھ اختلاف نہیں ہے اور اس کا اصل سوال سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔''

خاکسار کا جواب الجواب۔۔۔واضح رہے کہ اس کا اصل سوال سے بڑا گہرا تعلق ہے۔کیونکہ ایک ایسا شخص جس نے جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے اپنے محترم والد علیہ السلام کی جماعت میں سخت فتنہ وفساد برپا کر دیا۔ایسے شخص کی صالحیت کی طرف کیا سوالات نہیں اُٹھیں گے؟؟اور پھر یہ بھی واضح رہے کہ کوئی والد بھی اپنے اولاد کو شکاوت اطوار نہیں کہا کرتا چہ جائیکہ ایک نبی اپنی اولاد کے بارے میں یہ لکھتا کہ وہ شکاوت اطوار ہوگی۔یقیناً حضرت احمد علیہ السلام نے بھی اپنی اولاد کیلئے بہت دعائیں کی تھیں اور اُنہیں اپنی اولاد کے سلسلہ میں یہی گمان تھا کہ وہ سعادت اطوار ہوگی۔وہ میرے نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے نیک راہوں پر چلے گی۔لیکن بعض اوقات نبیوں کی اولادوں پر نیک دعاؤں کا اثر نہیں ہوتا اور وہ گمراہ ہوجایا کرتی ہیں۔اور قرآن کریم اِن حقائق کی ہمیں خبر دیتا ہے۔حضرت یعقوبؑ اوّل کے بیٹے جنہوں نے اپنے باپ کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرنے کیلئے (یوسف۔۸ تا ۱۹) اپنے ایک نیک اور نبی بھائی کو کنویں میں پھینک کر کیا اپنی صالحیت کا مظاہرہ کیا تھا؟؟اگر حضرت یعقوبؑ اوّل کے بیٹے اپنے ایک نبی بھائی کیساتھ ایسا گناہ کر سکتے تھے تو پھر حضرت یعقوبؑ ثانی کے لڑکے اپنے موعود یوسف بھائی اور اپنے روحانی بھائی مثیل مبارک احمد کیساتھ بھی ایسا گناہ کیوں نہیں کر سکتے تھے؟؟اور واضح رہے کہ قطعی دلائل کیساتھ یہ ثابت ہوگیا ہے کہ یعقوبؑ ثانی حضرت احمد علیہ السلام کے بیٹوں نے بھی یہی حرکت اپنے روحانی بھائی موعود یوسف اور اپنے روحانی بھائی مثیل مبارک احمد کیساتھ کی ہے۔۔فَتَدَبَّرُوْا یَا أُولِی الْأَبْصَارِ

(6)**خاکسار نے کہا تھا**۔۔۔''میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ صاحب کتاب نبی اور رسول تھے۔اگر عیسائی ہمیں کہیں کہ چونکہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ صاحب کتاب نبی اور رسول تھے لہٰذا اس وجہ سے وہ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں کیونکہ وہ نہ صرف صالح تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ صاحب کتاب نبی اور رسول بھی تھے۔کیا آپ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے صالح ہونے اور نبی ہونے کی بنا پر عیسائیوں کی اس دلیل کو قبول کر لیں گے کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم اپنی صالحیت اور نبوت کی وجہ سے زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں؟؟؟ آپ ہرگز نہیں مانیں۔کچھ خیال کریں۔کیا کرتے پھر رہے ہو؟اگر حضرت مرزا صاحبؑ کی اولاد صالح ہونے کی بنا پر مصلح موعود ہوسکتی ہے تو پھر عیسائیوں کے اس قسم کے عقیدے کو بھی پھر آپ مان لیں کہ چونکہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم چونکہ صالح اور نبی تھے لہٰذا اس وجہ سے وہ آسمان پر چلے گئے ہیں؟؟؟؟؟''

عارف محمد کا جواب۔۔۔

"The example given by you is only figment of your thought and has nothing to do with Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad's being Salih and and his claim of Muslih Mauod. As he was born after the Bisharat he is,he is destined to be Salih and Salih people doint lie. So he is true in his claim.This

claim of his cannot be likened to Christ's ascent to heaven as argued by christians.Because, Christ being Sahibe Kitab) to which this humble one disagree with(and Nabi has nothing to do with the christian belief of ascent. There are lots of Sahbe kitab and Nabi,but they were not raised to heaven .But Hazrat Khalifathul Masih Sani's case is different. We dont say that all the Salih men are Muslih Mauod. What we say is that as he was born after a Bisharat, he was destined to be Salih. So was his claim. So he is the only Salih who claimed to be Muslih Mauod..

Now you have once again proved that you are not the Misdaq of ZAHEEN O FAHEEM as you have not been able to produce even a proper example in support of your view."

''آپ نے جومثال پیش کی ہے وہ آپکا خیالی جھوٹ ہے اوراس کا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے صالح ہونے اوراُنکے دعویٰ کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔جیسا کہ وہ بشارت کے مطابق پیدا ہوا۔اُس کا صالح ہونا ضروری ہے اورصالح لوگ جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ لہٰذا وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔جیسا کہ عیسائیوں کے دعویٰ کے مطابق حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چلے گئے ہیں اُن کے دعویٰ کو اس کیساتھ ملایا نہیں جاسکتا۔کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کے صاحب کتاب (حضرت عیسیٰؑ کے صاحب کتاب ہونے سے بھی یہ عاجز متفق نہیں)اور نبی ہونے کا عیسائیوں کے رفع کے عقیدے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔بہت سارے صاحب کتاب نبی ہیں جوآسمان پر اُٹھائے نہیں گئے۔لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا معاملہ مختلف ہے۔ہم یہ نہیں کہتے کہ تمام صالح لوگ مصلح موعود ہوتے ہیں۔جوہم کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ چونکہ وہ بشارت کے مطابق پیدا ہوا تھا لہٰذا اُس کا صالح ہونا ضروری تھا۔اس لیے اُس کا دعویٰ بھی سچا تھا۔لہٰذا وہی ایک صالح تھا جس نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔اب تم نے پھر ثابت کر دیا ہے کہ تم ذہین وفہیم ہونے کے مصداق نہیں ہو کیونکہ تمہارے پاس تمہارے اس دعویٰ کی صداقت کیلئے کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔''

خاکسار کا جواب الجواب۔۔۔خاکسار اس مضمون کے شروع میں حضرت احمد علیہ السلام کے مبشر الہامی کلام اورآپکی تحریروں کی روشنی میں یہ ثابت کر چکا ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا موعود زکی غلام (مصلح موعود)اولاً صاحبزادہ مبارک احمد کی صورت میں پیدا ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مخفی حکمت کے تحت اُس کو وفات دے کر ملہم کو آگے اُسکے مثیل کی بشارت دے دی۔یہ مثیل مبارک احمد بطور جسمانی لڑکا حضرت احمدؑ کے گھر میں پیدا نہیں ہوا تھا۔اس مثیل مبارک احمد (مصلح موعود) نے ۶،۷/ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں حضرت احمد علیہ السلام کے بطور پانچویں لڑکے کے پیدا ہونا ہے۔

(۲) جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد ۱۹۰۸ء میں اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ وہ اوراُسکے دیگر زندہ بھائی مثیل مبارک احمد نہیں ہو سکتے۔اور یہ بھی کہ مثیل مبارک احمد نے جماعت احمدیہ میں آئندہ کسی زمانے میں حضرت احمدؑ کے بطور پانچویں لڑکے کے پیدا ہونا ہے۔

(۳) جناب مرزا محمود احمد جب ۱۹۱۴ء میں خلافت کی گدی پر بیٹھے تو بعض خوشامدی قسم کے صحابیوں نے اُنہیں مصلح موعود اور قدرت ثانیہ کا مظہر ثانی کے خطابات دینے شروع کر دیئے۔حالانکہ وہ جانتے تھے کہ نہ وہ مصلح موعود یعنی مثیل مبارک احمد ہیں اور نہ ہی وہ قدرت ثانیہ

کے مظہر ہیں۔لیکن اس سب کے باوجود اگر وہ صالح تھے تو پھر اُنہوں نے اُن صحابیوں کو کیوں نہیں ڈانٹا اور کیوں نہ روکا جو اُسے جھوٹے طور پر مصلح موعود اور قدرت ثانیہ کا مظہر ثانی ہونے کے جھوٹے خطابات دیتے پھر رہے تھے؟؟

(۴) اگر جناب مرزا محمود احمد صالح تھے تو پھر اُنہوں نے ۱۹۴۴ء میں ایک نفسانی خواب کی بنیاد پر جانتے بوجھتے ہوئے ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کیوں کیا تھا؟؟ جماعت احمدیہ میں حضرت احمد علیہ السلام کا مثیل مبارک احمد ہی مصلح موعود اور پسر موعود ہے اور جناب مرزا محمود احمد صاحب اِن حقائق سے بخوبی آگاہ تھے؟؟

(7) **خاکسار نے کھا تھا**۔۔۔''اس کتاب میں میں نے حضرت احمدؑ کے حوالوں سے ہی ثابت کر دکھایا ہے کہ حضورؑ کی نرینہ اولاد ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتی تو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود کیسے بن گئے؟ خاکسار کی کتاب کا دوسرا حصہ الہامی پیشگوئی کی حقیقت پر مشتمل ہے۔پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے خاکسار کی کتاب کے دوسرے حصہ الہامی پیشگوئی کی حقیقت کو بھی جھٹلا کر دکھایئے۔قادیانی خلفاء اور علماء اور دیگر دوستوں کے آگے عرصہ دراز سے میرے دو کھلے کھلے سوالات ہیں۔اور یہ دونوں سوالات میری کتاب غلام مسیح الزماں کے آخر میں جماعت احمدیہ کیلئے ایک لمحہ فکریہ کے آخر میں درج ہیں۔اور یہ کتاب ویب سائٹ الغلام ڈاٹ کم پر آن ایئر ہے۔میرے دونوں سوالات اس طرح ہیں۔۔۔

سوال نمبر ۱۔قرآن مجید کی تصدیقی مہر کیساتھ زکی غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نرینہ اولاد پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتی لہٰذا حضورؑ کے کسی بھی جسمانی لڑکے کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط ہے؟؟؟

سوال نمبر ۲۔نیکی کا یہ اعلیٰ ترین تصور ''Virtue is God'' زکی غلام یعنی مصلح موعود کی صداقت کا الہامی، علمی اور قطعی ثبوت ہے اور دنیا کا کوئی بھی عالم خاکسار کے اس اعلیٰ ترین تصور کو جھٹلا نہیں سکتا؟؟؟''

عارف محمد کا جواب۔۔۔

"If you read all my previous mails you will find that all your claim is baseless and against the very writing of Hazrat Ahmad(as).i have proved that hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad was a Salih and so was his calim to be Muslih Mauod. If you want to know about the proofs and references you can have it your own Mureeds. Your imaginary caslte of question is already shattered when I proved from the writings of Hazrat ahmad(as) that Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad is Muslih Mauod.

You are kindly requested to read those proofs and refute it I f you cant then decide for yourself how misguide you are!"

''اگر آپ نے میری تمام ای میلز پڑھی ہیں تو آپ کو علم ہو گیا ہو گا کہ آپکا دعویٰ بے بنیاد اور حضرت احمدؑ کی تحریروں کے خلاف ہے۔میں نے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صالح تھے اور لہٰذا اُنکا دعویٰ مصلح موعود بھی سچا تھا۔اگر آپ ثبوتوں اور حوالوں سے آگاہ

ہونا چاہتے ہیں تو آپ اپنے مریدوں سے پوچھ سکتے ہو۔حضرت احمدؑ کی تحریروں کے ذریعہ میرے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود ثابت کرنے کے بعد آپکے مصلح موعود ہونے کا خیالی محل تو پہلے ہی پاش پاش ہو چکا ہے۔آپ سے درخواست ہے کہ برائے کرم اُن ثبوتوں کو پڑھیں اور جھٹلا کر دکھائیں۔اگر تم جھٹلا نہیں سکتے تو پھر اپنے متعلق فیصلہ کرو کہ تم کتنے گمراہ!''

خاکسار کا جواب الجواب۔۔۔خاکسار نے مضمون کے شروع میں قطعی دلائل کیساتھ جناب مرزا محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کو ہر پہلو اور ہر زاویہ سے قطعی طور پر جھٹلا دیا ہے۔ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کرنے والا کس طرح صالح ہوسکتا ہے؟؟ خاکسار کے مذکورہ دونوں سوالات جماعت احمدیہ قادیان کے خلیفوں اور مولویوں کے آگے برابر ۲۱ سال سے پڑے ہوئے ہیں اور وہ تم سب کا منہ چڑا رہے ہیں بلکہ کہہ رہے ہیں کہ دلائل میں نا قابل شکست ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنیوالے قادیانی خلیفو اور مولویوں چلو بھر پانی میں ڈوب مرو؟؟؟

لیکن اس سب کے باوجود آج تک میدان میں آکر کوئی قادیانی خاکسار کے دونوں سوالوں کو جھٹلا نہیں سکا ہے اور نہ ہی تا قیامت جھٹلا سکتا ہے۔باقی آپکے سوالوں کی حقیقت اور جناب مرزا محمود احمد کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کی حقیقت سے دن بدن لوگ بڑی اچھی طرح آگاہ ہوتے جارہے ہیں۔اور وہ دن دور نہیں جب آپکا جھوٹا خلافتی محل اور آپکا جھوٹا نظام چکنا چور ہونے کیساتھ ساتھ تہس نہس ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔اور سادہ اور مظلوم احمدی جنہیں آپ خلیفہ خدا بنا تا ہے اور یوم مصلح موعود کے جھوٹے راگ آلاپ آلاپ کر ایک صدی سے لوٹ رہے ہو۔اِنشاء اللہ تعالیٰ اب بہت جلد آپ سب کے گریبان اُنکے ہاتھوں میں ہونگے۔خاکسار الحمدللہ وہی موعود زکی غلام اور وہی مثیل مبارک احمد ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بخشی تھی۔اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بھی اسی طرح اپنی ہدایت سے نوازا ہے جس طرح خاکسار سے پہلے اپنے مرسلوں کو اُس نے ہدایت سے نوازا تھا۔اور خاکسار اپنی اس خوش نصیبی پر اپنے رب کا بے حد شکر گزار ہے۔ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے　　بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جماعت احمدیہ کیلئے ایک لمحہ فکریہ۔۔۔جناب عارف محمد صاحب۔۔بانئے جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانئے اِسلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اور اپنے وقت پر تشریف لائے۔آپکی بعثت کا مقصد وحید خدمت اِسلام تھا۔اللہ کے پسندیدہ دین (اِسلام) کو اُسکی رُوح کے مطابق ڈھالنا تھا۔اور یہ کام اُس ذاتِ برحق کے پاک کلام قرآن مجید فرقان حمید کی روشنی میں اور اُسکی ازلی وابدی تعلیم کی مدد سے ہی ممکن تھا۔سو یہ فریضہ آپ علیہ السلام نے نہایت خوبصورتی کیساتھ سرانجام دیا۔اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے گویا حیات مستعار کا ایک ایک لمحہ آپؑ نے حصول مقصد کیلئے یا اپنے اِلٰہی مشن کی تکمیل کے لیے زندگی کی آخری سانسوں تک وقف کیے رکھا۔اور آپ نے اِس کام یعنی اِسلام کی حیاتِ نو کیلئے جو ذرائع استعمال کیے وہ تحریر،تقریر اور تالیف وغیرہ تھے۔یعنی جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالقلم۔اور آپؑ نے جو جماعت تیار کی یا جو لوگ اُس وقت آپکے قافلہ میں،حلقہ بیعت میں شامل ہوئے وہ سب کے سب وہ لوگ تھے جو اپنے موروثی عقائد کے بالمقابل آپؑ کے دعویٰ اور دلیل کے سامنے ڈھیر ہو گئے۔وقت اور حالات کی سنگینی نے بھی

اُنہیں بجائے ناحق مزاحمت اور مخالفت کے سرِ تسلیم خم کرنے کی تعلیم و ترغیب دی۔ آپؑ کی اطاعت میں آنیوالے یہ وہ چیدہ اور چنیدہ لوگ تھے جنہیں آپؑ نے اُس وقت ''نیک فطرت'' ہونے کے لقب سے نوازا۔ آپؑ کی حیات طیبہ میں اِن قافلہ سواروں یا اِن نیک فطرت لوگوں کی تعداد ایک سے ترقی کرتے کرتے قریباً تین لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ اِس وقت جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک صدی سے بھی زائد کا عرصہ گزر چکا ہے مگر آہ! آج۔۔ جی ہاں آج جماعت (احمدیہ) اور اہل جماعت کی عمومی حالت کیا ہے؟؟ ہمارے فکری اور علمی اور عملی رویئے کیا ہیں؟؟ ہم کہاں کھڑے ہیں؟؟ سو سال کا عرصہ دراز گزرنے کے بعد اِن یا اِس قسم کے بہت سارے دوسرے سوالوں کا جواب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کہ چمن میں ہر طرف ہماری داستاں بکھری ہوئی ہے۔ اِسلئے میں اِس تفصیل کو یہیں چھوڑتے ہوئے (مختصراً) اُن وجوہات کی طرف لوٹتا ہوں جو بانئے سلسلہ کے بعد جماعت احمدیہ میں ایک مصلح موعود کا جواز بننے والی تھیں۔

(۱) آنحضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر صدی کے اِختتام یا اوائل میں کوئی نہ کوئی تجدید دین کیلئے آئے گا۔ خود بانئے جماعت حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف یہ کہ مجددین (خلفاء) کے اِس سلسلہ کا بارہا اِقرار فرمایا بلکہ خود اپنے دعویٰ کی بھی ایک بنیاد اِس حدیث (قال رسول اللہ ﷺ ''اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔'' یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اِس اُمت کیلئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اِس کیلئے دین کو تازہ کرے گا۔ مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ۱۷ بحوالہ سنن ابوداؤد جلد ۲ کتاب الملاحم) پر رکھتے ہوئے اِسے اپنی صداقت اور ثبوت کے طور پر پیش فرمایا۔ بلکہ اِسی پس منظر میں اپنے بعد آنیوالے ایک وجود (زکی غلام) کی بھی اِلہامی پیشگوئی فرمائی۔۔۔۔۔۔۔

(۲) حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کے بعد، آپکے نام پر بیعت لینے والے خلفاء [جو درحقیقت ایک منظورِ نظر خلافت کمیٹی اور منظورِ نظر لوگوں پر مشتمل ایک اِنتخابی کالج کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے صنم تھے اور ہیں جو آج بھگوان بنے بیٹھے ہیں] ماسوا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے نے اپنی نام نہاد خلافت یا حاکمیت کو تا قیامت درست ثابت کرنے کیلئے سب سے پہلا وار ہی مذکورہ بالا حدیث شریف پر کیا اور ساتھ ہی اِحباب جماعت کو یہ کھلا کھلا پیغام بھی دیدیا کہ اب تم ؎ اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کرلو اَب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا

(۳) اپنے اِس اِجتہاد کو دائمی بنانے کے خیال سے ایک ایسا نظام جماعت بھی تشکیل دے دیا گیا کہ اُس سے بظاہر منصب خلافت تو ایک خاندان کیلئے محفوظ ہوگیا مگر جماعت اُسکے ہاتھوں یرغمال ہوگئی۔ اِس خودتراشیدہ خیال کی راہ میں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی (جو کسی آنیوالے کی خبر دیتی تھی) کے حائل ہونے کا ڈر تھا۔۔ کھٹکا تھا۔۔ کہ وہ کسی بھی وقت رنگ میں بھنگ ڈال سکتی ہے۔ سو اِس اِمکانی خطرے کا تدارک یوں کردیا گیا کہ مذکورہ اِلہامی پیشگوئی کو قبل از وقت ہی قومیا (Nationalized) کر اپنی تحویل میں لے لیا گیا تا کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ اور نظام جماعت جس کا ۱۹۴۴ء سے قبل کردار کوئی اور تھا، وہ خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد یکسر بدل گیا۔ اُسکے مرکزی خیال میں خلیفہ ثانی کے دعویٰ نے فوقیت حاصل کر لی۔ اور باقی سب کچھ اپنے موضوع کی مناسبت اور حساسیت کی وجہ سے پس منظر میں چلا گیا۔۔۔۔ گویا یہی وہ سوچ یا اِجتہاد تھا جس نے جماعت احمدیہ میں خرابیوں کا دروازہ کھول دیا۔ اُسے ایک نئی راہ

اورایک نئے اورغلط رُخ کی طرف ڈال دیا۔

(۴)اورشومئ قسمت یہ کہ وہ جوحضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی زندگی میں آپؓ سے قدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے دعائیں کروایا کرتے تھے آپکی رحلت کے بعدخودہی قدرتِ ثانیہ کے مظاہر بن بیٹھے اوراِسکے نتیجہ میں آج ہمارے ہاں۔۔۔

(۱)اِسلام بغیررُوح کے ہے۔

(۲)عدم اِنصاف ہے۔

(۳)قول وفعل میں تضاد ہے۔

(۴)اِظہاررائے اورآزادی ضمیر پر پابندی ہے۔

(۵)گھٹن اورمافیا(mafia)طرز کی فضا ہے۔

(۶)عہدوں کا گورکھ دھندا ہے۔

(۷)جبر ہے۔

(۸)خفیہ نگرانی ہے۔

(۹)خوف وہراس ہے۔

(۱۰)اوراَسیری ہی اَسیری ہے وغیرہ۔

گویا یہی وہ عوامل ہیں جوموعودز کی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بعثت کا جواز بننے والے تھے۔

جناب عارف محمد صاحب۔۔جہاں تک فلسفے اورمذہب کاتعلق ہے تو خاکسار کبھی بھی اِن مضامین کا طالب علم نہیں رہا۔میں اِن علوم میں اُمّی محض ہوں۔دارالحمد میں ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعداللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الفاظ میرے دل میں کئی دفعہ ڈالے گئے کہ لوگوں کو کہہ دے۔"I know nothing but what Almighty God wished me to know"

''میں کچھ نہیں جانتا سوائے اُسکے جومیرے ربّ نے چاہا ہے کہ میں جانوں''۔

سقراط کے مشہورومعروف نظریہ علم Virtue is knowledge کی حقیقت جاننے کیلئے دسمبر ۱۹۸۳ء کے وسط میں کسی مبارک جمعہ کے دن خاکسار کوایک ایسا مبارک سجدہ نصیب ہوگیا جس میں خاکسار کی کایا پلٹ دی گئی تھی۔ ؎

وہ ایک سجدہ جسے توگراں سمجھتا ہے ہزارسجدوں سے دیتا ہے آدمی کونجات

اس مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعداُسی دن یا اگلے دن شام کے بعداللہ تعالیٰ نے خاکسار کے دل پر یہ الہام نازل فرمایا کہ۔۔ Virtue is God۔اللہ تعالیٰ نے اس الہامی نظریہ میں مجھے بتایا کہ تجھے جس نیکی کی تلاش ہے وہی کائنات کا مالک اورخدا ہے۔سقراط نے اس نیکی کوہی علم قراردیا تھا۔بعدازاں خاکسار کوبتایا گیا کہ یہی الٰہی نظریہ،اعلیٰ انتہائی ہمہ گیرنظریہ(supreme ultimate universal

theory)اور اُم النظریات(mother of theories)ہے جو سائنس اور علم کی آخری منزل ہے۔ مادہ(Matter)اور شعور یا مثال(Mind or Idea)دونوں حقیقت نہیں بلکہ اُسکے مظاہر ہیں۔حقیقت یا علم یا خدا صرف نیکی یعنی اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر حق ہے۔

خاکسار کا الٰہی نظریہ Virtue is God پیشگوئی مصلح موعود کی اِنہی مذکورہ بالا علمی اور الٰہی صفات سے منضبط ہوا ہے۔خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں کا دوسرا حصہ جس کو میں نے الہامی پیشگوئی کی حقیقت کا نام دیا ہے۔کتاب کا یہ دوسرا حصہ الٰہی نظریہ Virtue is God پر ہی مشتمل ہے۔جب کوئی انسان تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ غلام مسیح الزماں کے اس دوسرے حصہ کو پڑھے گا تو اُسے اس میں ۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں مذکورہ زکی غلام کی مذکورہ نشانیاں مل جائیں گی۔

سقراطی نیکی کا تصور جاننے کی آرزو۔۔۔آپ کو واضح رہے کہ یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص کہہ دے کہ نیکی کیا ہے یا علم کیا ہے؟؟ یہ کونسے اہم اور مشکل سوالات ہیں؟؟ ہم سب جانتے ہیں کہ نیکی کیا ہے؟؟ اور علم کیا ہے؟؟ لیکن میں جواباً عرض کروں گا کہ لوگ اِن سوالوں کا جواب نہیں جانتے کیونکہ یہ سوالات اِنسانی علمی تاریخ میں نہ صرف مشکل ترین سوالات ہیں بلکہ انسانی فہم وفراست سے ماوَرا بھی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ (البقرہ۔۲۵۶)اور وہ اُسکی مرضی کے بغیر اُسکے علم کے کسی حصہ کو پا نہیں سکتے) کے مطابق ہم اُسکی اعانت کے بغیر اِن سوالوں کے جواب نہیں پا سکتے۔تفصیل کو چھوڑتے ہوئے خاکسار یہاں آپکے آگے سقراطی نظریہ علم(Virtue is Knowledge) کے سلسلے میں ایک برطانوی مفکر، پروفیسر آف فلاسفی ڈبلیو۔ٹی۔سٹیس کا ایک بیان رکھتا ہے۔وہ ۱۹۱۹ء میں اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

"But as, for Socrates, the sole condition of virtue is knowledge, and as knowledge is just what can be imparted by teaching, it followed that virtue must be teachable. The only difficulty is to find the teacher, to find someone who knows the concept of virtue. What the concept of virtue is that is, thought Socrates, the precious piece of knowledge, which no philosopher has ever discovered and which, if it were only discovered, could at once be imparted by teaching, where upon men would at once become virtuous."(A critical history of Greek philosophy by W.T. Stace p.149)

''لیکن جیسا کہ سقراط کیلئے نیکی کی تنہا شرط اِس کا علم ہونا ہے اور جیسا کہ علم قطعی ہے جس کو بذریعہ تعلیم سکھایا جا سکتا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ نیکی بھی قابل تعلُّم ہونی چاہیے۔مشکل صرف یہ ہے کہ کسی معلم کو ڈھونڈا جائے جو نیکی کا تصور جانتا ہو۔نیکی کا وہ تصور جسے سقراط نے سوچا اور جو علم کا انمول جز ہے جس کو کسی مفکر نے آج تک دریافت نہیں کیا اور اگر کبھی وہ دریافت ہو گیا تو فوراً اُسے پڑھایا جائے گا اور اِس طرح انسان فوراً نیک ہو جائیں گے۔''

یاد رکھیں کہ میری فہم وفراست کے مطابق اگر تمام جدید مغربی فلسفہ(western philosophy)کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں سقراط کا نظریہ علم(Virtue is knowledge)تو یقیناً سقراط کا یہ نظریہ علم سارے مغربی فلسفہ پر بھاری ہے ۔لیکن اس کے باوجود میں کہوں گا کہ سقراط نے اپنے نظریہ علم میں نوع انسان کو علم کی کسی تعریف سے آگاہ نہیں کیا بلکہ اِسے جاننے اور اِسکی تعریف سے آگاہ ہونے کیلئے صرف صحیح سمت کا تعین کیا تھا۔جاننا چاہیے کہ نیکی کا وہ تصور جسے سقراط نے سوچا اور وہ جو انمول علم ہے۔جس کو جان کیٹس(John Keats/1795/1821)نے حسن اور سچ کا نام دیا اور جسے حضرت بابا بلھے شاہؒ نے ''الف'' قرار دیا تھا۔واضح رہے کہ وہ ''اعلیٰ اِنتہائی ہمہ گیر حق''(Supreme Ultimate Universal Truth)ہے۔وہی خدا ہے جو اِس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ضرور تھا کہ یہ عقدہ حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کے موعودز کی غلام پر آشکار ہوتا۔فلسفہ کی معلوم تاریخ میں صرف سقراط کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ''وہ فلسفہ کو آسمانوں سے زمین پر لایا''۔جیسا کہ ایک قدیم اطالوی سیاستدان اور فلسفی مارکوس ٹولیئس سسرو لکھتے ہیں۔

"Socrates was the man to bring Philosophy down from the heavens and set her firmly in cities on earth, bringing her into the homes of the people, and making them consider their lives and their standards of behaviour." [Cicero, Fragments V4, 10]

''سقراط(Socrates)پہلا اِنسان تھا جو فلسفہ کو آسمانوں سے نیچے لایا۔اِسے زمین پر شہروں میں پختگی کے ساتھ قائم کیا۔لوگوں کے گھروں میں لایا تاکہ وہ اپنی زندگیوں اور اپنے طرزِعمل کا جائزہ لیں۔''

اور یا پھر جناب عارف محمد صاحب۔۔حضرت امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کے موعودز کی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ''یعنی گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔آخر میں آپ سے کہتا ہوں کہ یہ اِلٰہی نظریہ(Virtue is God)نہ صرف ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کی صداقت کا کھلا ثبوت ہے بلکہ خاکسار کے اِس الہامی پیشگوئی کے مصداق ہونے کی علمی، اِلہامی اور قطعی دلیل ہونے کا بھی منہ بولتا ثبوت ہے۔جیسا کہ اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔(اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے)دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔مُظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔''

اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کے درج بالا الفاظ میں اپنی چند صفات کا ذکر فرمایا ہے اور اِن صفات کا اُسکے کامل علم اور اُسکی کامل معرفت کیساتھ تعلق ہے۔مثلاً، اوّل، آخر، ظاہر، باطن، اعلیٰ اور حق وغیرہ۔ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ موعودز کی غلام مسیح الزماں پر اپنی اِن صفات کیساتھ جلوہ گر ہوتا اور اپنی اِن صفات کا اُسے بطور خاص اور بدرجہ اتم علم دے کر اُسکے علم اور معرفت کو کمال پر پہنچا دیتا۔ہر صاحب فہم اور صاحب بصیرت انسان خاکسار کے اِلٰہی نظریہ میں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں موعودز کی غلام مسیح الزماں کی مذکورہ بالا علمی، اِلہامی

اور قطعی علامتیں بخوبی پڑھ سکتا ہے یا بالفاظ دیگر اِنکا مشاہدہ کرسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ اپنی مذکورہ صفات اوّل، آخر، ظاہر، باطن، اعلیٰ اور حق کا مدعی پر بطور خاص ظہور فرما کر اُس کو نہ صرف علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا بلکہ اُسے مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مُظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کا مصداق بھی بنایا ہے۔

مزید برآں اِس اِلٰہی نظریہ (Divine theory) کو ہم ''اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ'' یا ''اُم النظریات'' بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ ہر قسم کے مادی اور غیر مادی نظریات اِسی نظریہ سے جنم لیتے ہیں۔ مجھ پر انکشاف ہوا ہے کہ نظری طور پر اِس نظریہ سے آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے۔

حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔۔۔''اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے'' (تجلّیات اِلٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

جناب عارف محمد صاحب۔۔۔اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں علم و معرفت میں کمال کا یہ وعدہ جس احمدی کے نصیب میں پورا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس احمدی کو وہ آسمانی حربہ بخشا ہے جس کیساتھ دین اسلام کا ادیان باطلہ پر فتح اور غلبہ مقدر ہے۔ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام اور احمدیت کی آن اور شان بنایا ہے۔ جس کے متعلق حضرت احمد علیہ السلام اپنے جماعت کو نصیحت فرما کر گئے تھے۔۔۔

''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے سو اِن دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶، حاشیہ)۔

عارف محمد صاحب اور دیگر قارئین کرام۔۔۔طرفہ تماشا یہ کہ قادیانی جماعت کی بدقسمتی کی انتہا دیکھئے کہ حضرت احمد علیہ السلام نے اپنی جماعت جن لوگوں کے سپرد کی تھی اور اُنہیں یہ تاکید فرمائی تھی کہ رُوح القدس پا کر کھڑے ہونیوالے کا انتظار کرنا۔ اُنہوں نے روح القدس پا کر کھڑا ہونیوالے اور علم و معرفت میں کمال پانے والے اُس خوش نصیب احمدی اور اُسکے اہل و عیال کو اخراج اور مقاطعہ کی سزائیں دے کر جماعت احمدیہ کے باہر بٹھایا ہوا ہے؟؟؟ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب عارف محمد صاحب۔۔۔اور دیگر قادیانیوں کے آگے دس (۱۰) انعامی سوالات

(۱) قادیانی جماعت کے مولوی ہر سال یوم مصلح موعود اور دیگر اجلاسوں کے موقعہ پر ہمیشہ اور لگاتار یہ رَٹ لگاتے رہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اپنی تحریروں میں کئی جگہ پر مصلح موعود اور پسر موعود قرار دیا ہے۔ جناب عارف محمد صاحب جماعت احمدیہ قادیان کے مولویوں کا یہ ایک سفید جھوٹ اور دجل ہے۔ حضرت احمد علیہ السلام نے نہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش کے موقعہ پر اور نہ ہی بعد ازاں اپنی وفات تک کسی جگہ پر بھی اُنہیں مصلح موعود یا پسر موعود فرمایا ہے۔ اگر آپ یا کوئی اور قادیانی مولوی حضرت

احمدؑ کا کسی ایک جگہ پر بھی جناب مرزا محمود احمد کو مصلح موعود یا پسر موعود لکھا ہوا دکھا دیں تو میں جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی طرف سے ایک لاکھ امریکی ڈالر آپکی خدمت میں بطور انعام پیش کروں گا؟؟؟

(۲) قرآن مجید کی تصدیقی مہر کیساتھ زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود یا پسر موعود) سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی نرینہ اولاد پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتی لہٰذا اس طرح حضورؑ کے کسی بھی جسمانی بیٹے کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط ثابت ہوجاتا ہے۔ جناب عارف محمد صاحب۔ اگر آپ خاکسار کے اس دعویٰ کو (حضرت احمدؑ کے جسمانی لڑکے پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتے) جھٹلا کر دکھا دیں تو اس پر بھی آپکی خدمت میں ایک لاکھ امریکی ڈالر بطور انعام پیش کروں گا؟؟؟

(۳) جناب عارف محمد صاحب۔ آپ دعویٰ رکھتے ہیں کہ موعود زکی غلام بشیر احمد اوّل تھا۔ اگر آپ اپنا یہ دعویٰ حضرت احمد علیہ السلام کے مبشر الہامی کلام اور آپکی تحریروں کی روشنی میں سچا ثابت کر دیں تو میں اس کیلئے بھی آپ کو ایک لاکھ امریکی ڈالر دینے کو تیار ہوں؟؟

(۴) جناب عارف محمد صاحب۔ اگر آپ حضرت احمد علیہ السلام کے مبشر الہامی کلام اور آپکی تحریروں کی روشنی میں یہ ثابت کر دیں کہ موعود زکی غلام حضورؑ کے گھر میں بطور مثیل مبارک احمد پیدا ہوا تھا تو میں اس کیلئے بھی آپ کو ایک لاکھ امریکی ڈالر دینے کو تیار ہوں؟؟؟

(۵) ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا نشان رحمت، زکی غلام ہے اور اس مضمون کے شروع میں خاکسار اس کا ثبوت پیش کر چکا ہے۔ حضرت احمد علیہ السلام کے الہامات میں اسی موعود زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے مسیح عیسیٰ ابن مریم بھی قرار دیا ہے۔ اسی موعود نشان رحمت کو حضرت احمدؑ نے مصلح موعود کا لقب دیا تھا۔ لہٰذا ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود ایک مامور من اللہ کی پیشگوئی ہے۔ جناب عارف محمد صاحب یا دیگر قادیانیوں سے میرا سوال ہے کہ کیا آپ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کو ایک غیر مامور من اللہ کی پیشگوئی ثابت کر سکتے ہیں؟؟ اگر آپ پیشگوئی مصلح موعود کو ایک غیر مامور من اللہ کی پیشگوئی ثابت کر گئے تو میں اس پر بھی آپ کو ایک لاکھ امریکی ڈالر بطور انعام پیش کروں گا۔

(۶) ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت کے مطابق مصلح موعود ایک مامور من اللہ ہے اور وہ رُوح القدس پا کر کھڑا ہوگا۔ اگر مرزا محمود احمد صاحب مصلح موعود تھے تو وہ مامور من اللہ بھی تھے لیکن اگر وہ مامور من اللہ نہیں تھے تو پھر وہ مصلح موعود بھی نہیں تھے کیونکہ الہامی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود کا مامور من اللہ ہونا لازمی اَمر ہے۔ مرزا محمود احمد صاحب ۱۹۴۴ء میں حلفاً دعویٰ مصلح موعود کرتے ہوئے بمقام لاہور اپنی ۱۲ رمارچ ۱۹۴۴ء کی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

(۱) ''آج میں اس جلسہ میں اُسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اسکے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا

میں قائم ہوگی۔'' (تقریر ''میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں''۔انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۹)

اسی طرح مورخہ ۲۸ ؍دسمبر ۱۹۴۴ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

(۲) ''میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے اُن پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنیوالے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائیں جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افتراء سے کام لیا ہے یا اس بارہ میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملہ میں میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی موکد بعذاب قسم کھا کر اعلان کر دے کہ اُسے خدا نے کہا ہے کہ میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔'' (تقریر فرمودہ ۲۸ ؍دسمبر ۱۹۴۴ء بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ''الموعود''۔انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۶۱۲)

قارئین کرام۔جناب مرزا محمود احمد صاحب حلفیہ دعویٰ مصلح موعود کیساتھ یہ دعویٰ بھی رکھتے تھے کہ وہ مامور من اللہ نہیں ہیں۔مرزا محمود احمد صاحب کا اپنے دعویٰ کے سلسلہ میں یہ تضاد ہی اُنکے جھوٹے ہونے پر ایک قطعی دلیل ہے۔عارف محمد صاحب یا کوئی اور قادیانی کیا یہ ثابت کر سکتا ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب نے حلفاً دعویٰ مصلح موعود نہیں کیا تھا اور اُنہوں نے اپنے آپ کو غیر مامور من اللہ نہیں کہا تھا۔اگر آپ یہ دونوں باتیں ثابت کر دیں تو میں اس پر بھی آپ کو بطور انعام ایک لاکھ امریکی ڈالر دوں گا۔

(۷) ۱۹۳۷ء کے مناظرہ راولپنڈی میں جماعت احمدیہ قادیان کے مؤقف کے مطابق۔۔''الوصیت کا موعود مامور ہے۔مگر اشتہار ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کا موعود یعنی مصلح موعود ہرگز مامور نہیں۔صفحہ ۵۸۔'' اللہ تعالیٰ نے خاکسار پر انکشاف فرمایا ہے کہ ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا مصلح موعود اور رسالہ الوصیت کا موعود دونوں ایک ہی وجود ہے اور وہ مامور من اللہ ہے۔میرا عارف محمد صاحب اور دیگر قادیانیوں سے سوال ہے کہ اگر وہ ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مصلح موعود اور رسالہ الوصیت کے موعود کو دو الگ وجود ثابت کر دیں تو میں اس پر بھی آپ کو بطور انعام ایک لاکھ امریکی ڈالر دینے کو تیار ہوں۔

(۸) سورۃ الحاقہ کی آیات ۴۵ تا ۴۸ میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم من اللہ اور مفتری علی اللہ کیلئے قطع وتین کی وعید فرمائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ ؍مارچ ۱۹۵۴ء کے دن مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد جناب مرزا محمود احمد صاحب کو اُنکے جھوٹے الہامی دعویٰ مصلح موعود کے نتیجہ میں قطع وتین کی سزا دی تھی۔جناب عارف محمد صاحب اور دیگر قادیانی اگر یہ ثابت کر دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جناب مرزا محمود احمد کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجہ اُسکی شہ رگ کو قطع نہیں فرمایا تھا تو میں اس پر بھی آپ کو بطور انعام ایک لاکھ امریکی ڈالر دینے کو تیار ہوں۔

(۹) نیکی کا ''اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر تصور'' (Virtue is God) خاکسار کے نشان رحمت اور زکی غلام یعنی مصلح موعود ہونے کا اِلہامی، علمی اور قطعی ثبوت ہے اور اِسے کوئی بھی صاحب علم اور صاحب بصیرت انسان جھٹلا نہیں سکتا۔یہی الٰہی نظریہ خاکسار کے ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مصداق ہونے کا الہامی، علمی اور قطعی ثبوت ہے۔اگر آپ یا کوئی اور قادیانی خاکسار کے اس الہامی الٰہی نظریہ کو

جھٹلا دے یا یہ ثابت کردے کہ یہ الٰہی نظریہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں موعود زکی غلام کی مرکزی نشانیوں سے منضبط نہیں ہوا ہے تو پھر بھی خاکسار آپکی خدمت میں ایک لاکھ امریکی ڈالر بطور انعام پیش کرے گا؟؟؟

(۱۰) حضرت احمد علیہ السلام نے فرمایا تھا۔۔۔''اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔''(تذکرہ صفحہ ۵۱۷۔تجلیات الٰہیہ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔کہ اے عبدالغفار!علم ومعرفت میں کمال کا یہ انعام میں نے تجھے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کے نشان اور ثبوت کے طور پر بخشا ہے۔سامعین کرام۔علم ومعرفت میں کمال کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں آپکے موعود زکی غلام کو ہمیشہ ہمیش کیلئے تا قیامت علم وحکمت کی دنیا میں امام بنا دیا ہے؟؟ آؤ قادیانی خلیفو اور مولویوں میرا میدان میں آکر میرے اس دعویٰ کے سلسلہ میں بھی مقابلہ کرکے دیکھ لو۔اگر تم مجھے اپنے اس دعویٰ میں بھی جھوٹا ثابت کر گئے تو میں آپ کو اس کیلئے بھی ایک لاکھ امریکی ڈالر بطور انعام پیش کروں گا۔کوئی ہے جو میدان میں آکر اللہ کے اس شیر کا مقابلہ کرے؟؟؟ خدا کی قسم میں محمدی مریم کا وہی نشان رحمت اور وہی موعود زکی غلام ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے اُسے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں وعدہ بخشا تھا۔جناب عارف محمد صاحب اور جماعت احمدیہ قادیان کیلئے دس (۱۰) لاکھ امریکی ڈالرز کا انعام؟؟ جو لوگ خاکسار سے نشان چاہتے ہیں۔میں اُن سے پوچھتا ہوں کہ نشانات کیا ہوتے ہیں؟؟؟ اگر دنیا میرے مقابلہ پر نہیں آتی تو پھر خاکسار کی یہ انعامی پیشکش کیا ایک عظیم لشان نشان نہیں ہے؟؟؟؟؟؟؟ ؎ آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اے میرے قادیانی بھائیو!! کیا ابھی بھی جناب خلیفہ رابع صاحب کے اس شعر کے خاکسار کے وجود میں پورا ہونے میں آپ کو کوئی شک ہے؟ خلیفہ رابع صاحب نے کہا تھا ؎

یہ دُعا ہی کا تھا،معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اَژدہا آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دُعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائیگی

قارئین کرام۔اللہ تعالیٰ ہم مومنوں کو اپنے پاک کلام میں نصیحت فرماتا ہے کہ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيْلاً (النساء۔۶۰) اگر تم میں کسی معاملہ میں تنازعہ واقع ہو تو اس کا فیصلہ اللہ اور رسول سے حاصل کرو یعنی قرآن کریم کی روشنی میں اپنے جھگڑے کو حل کرو۔اگر تم واقعی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔یہ بہت بہتر طریق ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے۔

جناب عارف محمد صاحب اور دیگر احمدی بھائیو!!اگر آپ میں تقویٰ اور سچائی اور کچھ ایمان ہے تو تنازعہ کے سلسلہ میں سورۃ النساء کی آیت ۶۰ میں مذکورہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت کے مطابق میدان عمل میں آکر خاکسار کے چھ سوالات کو جھٹلا کر خاکسار سے نقد چھ لاکھ امریکی ڈالر کا انعام پاؤ۔اگر تم خاکسار کے چھ سوالوں کو جھٹلانے میں کامیاب ہو گئے تو میں آپ سب سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو چھ لاکھ امریکی ڈالر کی انعامی رقم ادا کرنے کیساتھ ساتھ میرا اگلا خطبہ جمعہ آخری خطبہ جمعہ ہوگا۔میں نہ صرف اپنے دعوے سے رجوع کرلوں گا بلکہ اپنی جماعت احمدیہ

اصلاح پسند کو بھی ختم کر دوں گا۔ آپکو واضح رہے کہ ای میل فورم پر کاغذی گھوڑے دوڑانے سے آپ کو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

جناب عارف محمد صاحب۔ کیا آپ اس کیلئے تیار ہیں؟؟؟ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

’’عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مِنْ قَبْلِکُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا ذِرَاعًا حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْ اجُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ: قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللہِ! اَلْیَهُوْدُ وَ النَّصَارٰی، قَالَ: فَمَنْ؟ (صحیح بخاری۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۸۵۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلی اقوام کے طور طریقوں کی اس طرح پیروی کرو گے کہ سَرِ مُوْ فرق نہ ہوگا۔ اس طرح جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کی طرح اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی طرح ہوتا ہے اور اِن میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اگر بالفرض وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی گوہ کے سوارخ میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے۔ ہم نے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپکی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کس سے یعنی مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح بے غیرت اور اخلاقی اقدار سے دور ہو جائیں گے۔

جناب عارف محمد صاحب سے درخواست ہے کہ اگر آپ نے میدان میں آکر میرا مقابلہ نہ کیا اور میرے دس سوالوں کو غلط ثابت کر کے مجھ سے دس لاکھ امریکی ڈالر کی کثیر انعامی رقم حاصل نہ کی اور اسی طرح ای میل فورم پر کاغذی گھوڑے دوڑاتے رہے۔ تو پھر اس سے یہ حقیقت قطعی طور پر ثابت ہوگئی اور تم نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ تم اسلام کے وہی یہود و نصاریٰ ہو جن کے متعلق مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے پندرہ سو سال پہلے پیشگوئی فرمادی تھی؟؟ ؎

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود — ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود — یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو — تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

جناب عارف محمد صاحب۔ اگر خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود میں کوئی سچائی ہوتی تو جناب خلیفہ رابع صاحب بہت ہوشیار، صاحب علم اور جہاں دیدہ انسان تھا۔ وہ اپنی زندگی میں میرے دعویٰ کو جھٹلا کر جماعت احمدیہ کو اس مشکل صورتحال سے نکال کر جاتا لیکن وَلٰكِنَّهٗۤ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ کے مطابق وہ اقتدار کی ہوس میں دنیا کی طرف جھک کر انصاف کا خون کر کے گیا ہے۔ اب تم اور ای میل فورموں پر تمہارے سوالوں کی حیثیت اور اہمیت کیا ہے؟؟ اگر پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں تمہارے پاس کوئی حق اور سچائی ہے تو تم کیوں ڈرتے ہو؟ میرا مقابلہ کرنے کیلئے تم میدان میں کیوں نہیں اُترتے اور یہودیوں کی طرح مکر کیوں کرتے پھر رہے ہو۔ جن لوگوں کو اپنے سچے ہونے کا یقین ہوتا ہے وہ تو آگ میں کودنے سے بھی گریز نہیں کرتے ؎

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق — عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

لیکن تم عجیب سچے ہو کہ میدان میں آکر بات چیت کرنے سے بھی گریزاں ہو؟ یہ یاد رکھنا کہ تم اور تمہاری جماعت کبھی بھی میرے مقابلہ

کیلئے میدان میں نہیں آئے گی اور پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں تم نے عام اور سادہ احمدیوں کو جو گمراہ کر رکھا ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں تم اس موجودہ حالت (status quo) کو جوں کا توں رکھنے کیلئے یہویوں کی طرح اسی طرح سر توڑ کوششیں اور مکر کرتے رہو گے۔ لیکن یاد رکھنا تم نے اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا اور آخر کار موت کا مزہ چکھ کر جواب دہی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے۔ وہاں پر پھر کیا ہوگا؟؟؟ وہاں آپ لوگوں کے یہ دنیاوی مکر و فریب نہیں چلیں گے۔ سورۃ الزمر کی آیات ۷۲ اور ۷۳ کے مطابق دوزخ کے داروغوں کے اس سوال کو کبھی نہ بھولنا؟؟؟

"وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۔ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ" (الزمر۔ ۷۲۔ ۷۳) اور کافروں کو جہنم کی طرف گروہ در گروہ بنا کر لے جایا جائیگا یہاں تک کہ جب وہ اسکے پاس پہنچ جائینگے تو اسکے دروازے کھول دیئے جائینگے اور اِن سے اس (دوزخ) کے داروغے کہیں گے۔ کیا تمہاری طرف تمہاری ہی قوم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے سامنے تمہارے ربّ کی آیات پڑھ کر سناتے تھے اور آج کے دن کی ملاقات سے تم کو ہوشیار کرتے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں! ایسا ہی ہوا تھا۔ لیکن کافروں پر عذاب کی پیشگوئی پوری ہونی تھی۔ اُن سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس صورت میں کہ ایک لمبا عرصہ تمہیں اس میں رہنا پڑے گا۔ پس متکبروں کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن

وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مصلح صدی پانزدہم)

۲۷ رنومبر ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆